SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 2, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, forty-eight minutes after ten of clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افحسبتم انما خلقنکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون O فتعالی
اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم O و من یدع
مع اللہ الہا اخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح
الکفرون O و قل رب اغفر و ارحم و انت خیر الرحمین O

(سورۃ المومنون آیت ۱۱۵ تا ۱۱۸)

ترجمہ، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان اس سے) اونچی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے ۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 2, 1993

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, forty-eight minutes after ten of clock in the morning, with Madam Acting Chairman (Dr. Noor Jehan Panezai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افحسبتم انما خلقنکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون O فتعالی
اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم O و من یدع
مع اللہ الہا اخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح
الکفرون O و قل رب اغفر و ارحم و انت خیر الرحمین O

(سورۃ المومنون آیت ۱۱۵ تا ۱۱۸)

ترجمہ، کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؛ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان اس سے) اونچی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرش بزرگ کا مالک ہے ۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

میڈم قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔
پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد ریحان: محترمہ چیئرمین صاحبہ، میں آپ کی توجہ سوال نمبر ۵۲ کی طرف دلاتا ہوں جوکہ ابھی تک لٹکا ہوا ہے اور آج اس موجودہ سیشن کا وقفہ سوالات کا آخری دن ہے۔ جناب والا! اس سوال کا جواب ۲۴ تاریخ کو دیا گیا تھا جس پر ڈاکٹر بشارت الہیٰ نے ضمنی سوال کے ذریعے اس سوال نمبر ۵۲ کے جواب میں جو تضادات تھے ان کو پوائنٹ آوٹ کیا تھا تو اس پر جناب وزیر خزانہ نے فرمایا تھا کہ اگلی دفعہ وہ اس بارے میں تیار ہوکر آئیں گے، اگلی دفعہ پھر وہ آئے نہیں(۲۶ تاریخ کو) اور جناب والا! یہ بڑا ضروری ہےہمیں یہ "آگے دوڑ پیچھا چھوڑ" والے معاملے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا اگر ہم اس مسئلے کو چھوڑتے ہیں اور پھر اس طرح آگے سوالوں پر بھی یہی ہوگا کہ جی "اگلی دفعہ" تو میرے خیال میں سب سے پہلے اس کو ٹیک اپ کریں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، یہ سوال آج تو ہے نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد، پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا، یہ ۲۴ اگست کو سوال آیا تھا محترم ڈاکٹر بشارت الہیٰ صاحب اور میں نے اس کو ٹیک اپ کیا تھا اور محترم وزیر خزانہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسی سیشن میں، جو بھی کارروائی انہوں نے کی ہے یا تحقیقات کی ہیں، اس کے بارے میں رپورٹ دیں گے۔ آج چونکہ وقفہ سوالات کا آخری دن ہے اسلئے ڈاکٹر صاحب نے صحیح متوجہ کیا ہے کہ ہمیں کم از کم آج اس کا جواب ضرور مل جانا چاہیئے۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I wrote a letter to the honourable Senator within two days after that session. I am getting a copy of it which I will submit to him in the next few minutes.

پروفیسر خورشید احمد: ایوان میں جواب دیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: ایوان میں ہی دے رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ چند منٹوں کے دوران دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ چند منٹوں کے اندر میں آپ کو مہیا کر دوں گا۔

پروفیسر خورشید احمد، میرا خیال یہ ہے جی کہ چونکہ ہمارے وزیر صاحب نئے ہیں انہوں شاید پروسیجر کا پتہ نہیں ہے جو مسائل ایوان میں اٹھائے جاتے ہیں اور جن کے بارے میں وزرائے کرام یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں معلومات فلاں تاریخ تک یا اس سیشن میں دے دیں گے تو وہ معلومات ایوان میں دی جاتی ہیں ۔ وہ کسی کو ذاتی حیثیت میں نہیں دی جاتیں ۔ اس لئے وزیر صاحب کا فرض تھا وہ یہاں ایوان میں لاتے ۔

سید بابر علی، جناب والا' میں ابھی اسی وقفہ سوالات کے دوران وہ معلومات فراہم کردوں گا ۔ ابھی دے دیتا ہوں ۔

Dr. Bisharat Ellahi: Madam Chairperson, I just want to make a clarification. The honourable Minister has stated that he has given reply to the Senator within two days, I am not the Senator who has received the reply. I have not received any letter from him so far. If somebody else has, I do not know.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Point of Order, there is a law in this country which disqualifies borrowers who have defaulted in their payments on their loans. Madam Chairperson, then why the owners, controllers, directors, share-holders of Finance Copanies and cooperative societies who have mis-appropriated crores of rupees of ordinary depositors including civil and military personals, widos, orphans and ordinary people. Sir, no action in this regard does not give credeance to this law. I would like an explanation of this.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی یہ تو----

پروفیسر خورشید احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی پروفیسر خورشید احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد، میرا خیال یہ ہے کہ کمانڈر صاحب نے بڑے ہی اہم مسئلے کی طرف متوجہ کیا ہے ۔ آج وزیراعظم صاحب بھی آ رہے ہیں ۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس

بنیادی سوال کا جواب ہاؤس میں دیں گے اور اس طرح اگر فی الحقیقت انتخابات کو transparent ہونا ہے تو کوآپریٹو اور فنانس سوسائٹیز جن کے افراد نے کروڑوں نہیں اربوں روپیہ لیا ہے لوگوں کا اور ضائع ہوا ہے اور لوگ بلک رہے ہیں اور پریشان ہیں اس کے بارے میں بھی واضح راہنمائی کی جائے اور اگر آرڈیننس میں کسی amendment کی ضرورت ہے تو اس میں amendment کی جائے گی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر صاحب اس پر call attenttion notice آج ہے تو ابھی میں Question hour شروع کر دیتی ہوں۔ جس وقت پرائم منسٹر صاحب آ جائیں گے۔ لیکن پھر یہ آپ لوگوں کی option ہوگی کہ اس طرح suspend کرکے جس وقت یہ پوائنٹ during question hour ابھی تو کیونکہ لیٹ ہو گیا ہے۔ question hour بھی delay ہو گیا ہے۔ ممبرز کے نہ آنے کی وجہ سے تو during question hour اگر اس کو suspend کر کے وہی call attention notice کو move کر دے او پرائم منسٹر اس کا جواب دے دیں۔ آپ کا کیا خیال ہے جی؟

پروفیسر خورشید احمد، نہیں ضروری نہیں ہے آپ question hour لے لیں۔ call attention notice لے لیں جب پرائم منسٹر آئیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں during question hour یہ پھر لینا پڑے گا۔ اس پر پھر میں ابھی سے بتا دوں کسی کو objection نہیں ہونا چاہیئے۔

حافظ حسین احمد، نہیں ہو گا جی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، کیونکہ ابھی question hour لیٹ شروع ہوا ہے۔ اورپرائم منسٹر صاحب جب آئیں گے تو پھر question hour کے دوران آپ یہ important issue raise کر دیں۔ call attention notice اور اس کا جواب آپ کو پرائم منسٹر صاحب دے دیں گے۔ حافظ حسین احمد صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد، بالکل صحیح ہے جی اس میں، محترمہ بالکل ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اس کے لئے آپ رولز جو ہے وہ suspend کر سکتی ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، میں یہی آپ کو کہہ رہی ہوں ۔

حافظ حسین احمد : ہم نے یہ بھی گزارش کی تھی کہ ۱۹۷۷ء کے بعد جنہوں نے اربوں روپے کھائے ہیں ان کو بھی ذرا مہربانی کرکے منظر عام پر لایا جائے ۔

میر عبدالجبار، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ابھی جی میر عبدالجبار صاحب question hour سارے رہ جائیں گے۔

میر عبدالجبار، محترمہ : اسی سلسلے میں ایک چھوٹی سی آخری بات کرنی ہے میں نے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی پوائنٹ آف آرڈر۔

میر عبدالجبار، شکریہ میں جناب کے نوٹس میں لانا چاہوں گا اور اس ہاؤس کے نوٹس میں بھی لانا چاہوں گا کہ میں نے اسی مسئلہ پر تین روز پہلے call attention notice دیا ہوا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، وہ آیا ہوا ہے ۔

میر عبدالجبار، وہ نوٹس تین دن سے زیر بحث نہیں آ رہا آج قواعد کے مطابق تین دن ہو چکے اور آخری دن ہے یہ بہت important مسئلہ ہے جناب میرا نوٹس لے لیں ۔ اور اجازت دیں ۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، میر جبار صاحب اب آپ لوگ question hour میں یہ کر رہے ہیں تو اس میں قصور کسی اور کا کیا ہوگا جی ۔ جناب ڈاکٹر ریحان صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔ اب آپ نے تو موو کر دیا۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ضروری دوسری چیزیں بھی لی جائیں لیکن جو ڈیبیٹ چل رہی ہے اس پر ابھی ہمارے نام لکھے ہیں لسٹ پر ' اس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ بعض لوگ تقریر کر لیں اور پھر جب ہماری بات آ جاتی ہے تو ادہر ادہر کی باتوں میں وقت ختم ہو جاتا ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر صاحب یہی تو ہے آپ -----

ڈاکٹر محمد ریحان ، جناب والا ! اس کا ضرور خیال رکھا جائے کہ ہم نے بولنا ہے اس ڈبیٹ پر تو باقی معاملے جو ہیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، یہی تو ہے آپ لوگ بھی تھوڑا سا خیال رکھیں ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، آرڈر آف دی ڈے کے مطابق چلنا چاہیئے جی ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، تو پھر آپ لوگ بھی تو تھوڑا سا خیال کریں ۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ تو آپ نے زیادہ ٹائم لے لیا ہے ۔ رحیم مندوخیل صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، میں اس موضوع پر آ رہا ہوں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، question hour suspend کردوں ؛ آپ پوائنٹ آف آرڈر ہی raise کرلیں (مداخلت) آپ بات سنیں فضل آغا صاحب ۔ آپ تو ویسے ہی اٹھ گئے ہیں ۔ میں نے کہا کہ جب پوائنٹ آف آرڈر پر آپ سب لوگ ایشو لے رہے ہیں تو میں question hour suspend کرتی ہوں ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر لیتے رہیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ، نہیں نہیں عرض یہ ہے جناب چیئرمین ۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ question hour میں جناب وزیراعظم صاحب آئیں گے ۔ سوال اٹھایا جائے گا اس پر اتفاق ہے یا نہیں ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ ہم بالکل اس کے قائل ہیں کہ لوگوں سے پیسہ لیا جائے لیکن یہاں یہ مسئلہ جو اس وقت اٹھایا جا رہا ہے یہ ہمارے الیکشن کے راستے میں ، میں اس کو ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ رکاوٹ ڈالنے کا کوئی بہانہ نہ مل جائے ۔ اس لئے اس کا کوئی اور طریقہ نکالا جائے ۔ اس وقت کم از کم میں اس کا قائل نہیں ہوں کہ اس کو یہاں وزیراعظم صاحب کے سامنے اٹھایا جائے اور پھر پتہ نہیں اس سے کیا طریقے نکالے جائیں ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ،پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ،جنرل سعید قادر صاحب ، پلیز ، پوائنٹ آف آرڈر۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر ،جی بالکل پوائنٹ آف آرڈر ۔ اب چونکہ مسئلہ

یہ اٹھایا گیا ہے۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، میرے خیال میں۔ میں suspend کرتی ہوں رول، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر چلیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: میڈم چیئرپرسن۔ میں آپ سے درخواست کروں کہ آپ ذاتی طور پر suspend نہیں کر سکتیں جب تک ہاؤس کا آپ view نہ لے لیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: وہی میں لے رہی ہوں ہاؤس سے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: نہیں پہلے مجھے پوائنٹ آف آرڈر تو عرض کر لینے دیجئے اپنا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جی جی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جیسا کہ ابھی میرے بھائی نے فرمایا With regard to repayment of the loans. وہ بھی اپنی جگہ صحیح بات ہے اور loans واپس ہونے چاہئیں ڈیفالٹرز کے لیکن کوئی حربہ استعمال نہیں ہونا چاہیئے جس سے الیکشن میں کسی طرح تاخیر ہو۔ لگتا مجھے یہی ہے کہ جو یہاں اس وقت سوال اٹھایا جا رہا ہے اور بہانے ڈھونڈے جا رہے ہیں کہ الیکشن کو ملتوی کیا جائے۔ یہ ہرگز قبول نہیں ہوگا اور میں نہیں سمجھتا کہ اس ہاؤس کا جو آرڈر آف دی ڈے ہے اس میں کوئی تبدیلی کی جائے اور یہ جو کال اٹینشن نوٹس ہے یہ اپنی جگہ پر لیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: آپ تشریف رکھیں سوال نمبر ۴ مولانا سمیع الحق صاحب۔

4. *Maulana Sami-ul-Haq: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some drivers and superintendents were dismissed by the administration of International Islamic University, if so, their names, designation and reasons for their

removal/dismissal from service; and

(b) whether it is also a fact that the Standing Committee of Board of Governors, headed by Chief Justice, Supreme Court, ordered for their reinstatement in service; if so, the action, if any, taken on these orders and the time by which the dismissed employees will be reinstated?

Lt. Gen. (Retd.) Mohammad Shafiq: (a) Yes. The following employees were removed from service of International Islamic University, Islamabad with reasons of removal as below:

1. Raja Muhammad Munir, Superintendent.
2. Mr. Muhammad Jmil Abbasi, Superintendent.
3. Mr. Shafiq-ur-Rehman, Superintendent.
4. Mr. Ilyas Khan, Superintendent.
5. Mr. Mehboob Khan, Driver.
6. Ch. Altaf Hussain, Driver.

Reasons for removal:

Indulging in gross misconduct and indiscipline, spreading hatred amongstemployees, disseminating baseless rumours, carring out propaganda, publishing hand-outs, etc.

(b) No. The Standing Committee of the Board of Governors on restructuring and delegation of powers headed by Chief Justice, Federal Shariat Court did not recomemend reinstatement of the employees.

Madam Acting Chairman: Supplementary? Dr. Rehan Shib, Supplementary?

Dr. Muhammad Rehan: Would the Minister for Education please explain the reason for removal that has been given for spreading hatred amongst the employees, disseminating baseless rumours, carrying out propaganda, publishing hand-outs. Will you please explain what types of hand- bills had been published so that we should also come to know about that and what was that hatred amongst the employees? We need explanation about that.

Madam Acting Chairman: Mr. Muhammad Shafiq Sahib, Minister for Education. Who will answer the question on his behalf? Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam Sahib, Minister for Defence.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Question No. 4 is whether it is a fact that some drivers and superintendents were dismissed from service. Which question is being asked now ?

Madam Acting Chairman: That's question No. 4.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Yes, that was about the dismissal of the drivers etc., and the answer was that five persons were dismissed from service, namely, Raja Muhammad Munir, Mr. Muhammad Jmil Abbasi, Mr. Shafiq-ur-Rehman, Mr. Ilyas Khan, Mr. Mehboob Khan, and Ch. Altaf Hussain. Reason for their removal was indulging in gross misconduct and indiscipline, spreading hatred amongst the employees, disseminating baseless rumours, carrying out propaganda, publishing hand-outs etc. Now, against these persons a comittee was appointed and the Standing Committee recommended that their services should be terminated. Then they filed an appeal and on the appeal the Board of Governors nominated Prof. Khan Muhammad Raisani, Vice Chancellor of Baluchistan University, Quetta, who examined all the facts of the case and reported

that their appeals be dismissed, but they should be given two months, pay etc. The report of the Vice Chancellor was submitted before the Board of Governors of the Institute and it was finally decided that their appeals be rejected. But they were given an apportunity to get their salaries etc., until the termination of their services till 14-2-1992 so as to avoid any litigation. All the actions were taken after due inquiry by various committees and the boards and their appeals were consequently dismissed.

Madam Acting Chairman: Thank you. Dr. Rehan Sahib, supplementary ?

Dr. Muhammad Rehan: It remains unanswered. I asked for the explanation of the word that this......

(مداخلت)

Dr. Muhammad Rehan: We need explanation about it while the honourable Minister completely ignored my question. We should be supplied with complete details of explanation of these vague words.

Madam Acting Chairman: Please repeat your question.

Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister please explain, what is meant by or what were those hand-bills for which they have been charged, what was that hatred which was spread amongst the employees by those dismissed persons, what were those baseless rumours that were disseminated by those persons who were dismissed ? For such things. I need explanation. The entire House needs explanation.

Madam Acting Chairman: Mr. Abdul Shakurul Salam Sahib, Minister for Defence ?

Mr . Justice (Retd .) Abdul Shakurul Salam: Madam Chairperson, the hand-bills are not on the record. I would need further time.

Madam Acting Chairman: Fresh notice.

Mr . Justice (Retd) Abdul Shakurul Salam: Fresh notice or it should be deferred.

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب میر عبدالجبار صاحب ۔ سپلیمنٹری۔

میر عبدالجبار ، مہربانی جناب ۔ میں جناب آنریبل منسٹر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ authorised آفیسر نے اس کیس میں اپنی رپورٹ میں یہ ریکمنڈ کیا تھا کہ ان افراد کے خلاف کوئی بھی کارروائی خلاف قانون کارروائی تصور ہوگی ۔ authorised آفیسر نے یہی ریکمنڈ کیا تھا ۔

Mr . Justice (Retd .) Abdul Shakurul Salam: The authorised officer has recommended the termination of service.

میڈم قائم مقام چیئرمین ، وہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے تو ریکمنڈ (recommend) کیاہے-----

میر عبدالجبار ، نہیں authorised آفیسر نے recommend نہیں کیا ۔ میں ریکارڈ پیش کر سکتا ہوں جی جناب۔

Madam Acting Chairman: Yes, honourable Minister Mr . Abdul Shakurul Salam Sahib.

Mr . Justice (Retd .) Abdul Shakurul Salam: Let him show the record and then we will examine the case again.

Madam Acting Chairman: Next question No. 14.

14. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Education

be pleased to state whether it is a fact that the financial assistance to Khuzdar Engineering College has been stopped, if so, its reasons?

Lt. Gen. (Retd.) Muhammad Shafiq: No.

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحبہ ' بات وہیں کی وہیں ہے ۔ اس دن بھی یہ سوال آیا تھا اور انہوں نے سامنے " No " لگا دیا اور میں نے اپنی وہ دکھ بھری داستان ان کو سنا دی کہ انجنئرنگ کالج خضدار کی حالت ایسے ہے جیسے جنگلی شیر جیسے ہرن کی حالت کر دیتے ہیں نہ کوئی ٹیکنالوجی مکمل ہے ' نہ سٹاف مکمل ہے ' نہ ان کی تنخواہیں دی جا رہی ہیں ۔ پچھلے جون میں پراونشل گورنمنٹ نے ایڈہاک بیسز پر ان کو ۲۰ لاکھ روپے دیئے تھے ۔ سوال اسی لئے defer ہوا تھا کہ اگلی دفعہ پر ایجوکیشن منسٹر صاحب تشریف رکھیں گے تو اس کو تھریش آوٹ کریں گے ۔ تو آج پھر ایجوکیشن منسٹر صاحب ہیں نہیں اور یہاں " نو " بالکل وہی repeat ہو کر سوال آیا ہے تو اس پر ضمنی سوال میں کیا کروں ؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، گلگت کا موسم خراب تھا تو جہاز نہیں آ سکا ۔

سید محمد فضل آغا، تو پھر اس کا کیا ہوا؛ سوال کا کیا کریں ؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، عبدالشکور السلام صاحب ' جی ۔ سوال نمبر ۱۴۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: No, the financial assistance has not been stopped. On the other hand, the College had started functioning since 1987. There are students for Civil Engineering (120), Electrical Engineering (120), Mechanical (120) and the College has the Staff of 48 persons, 2 Professors in Grade 20, Associate Professors (5). Associate Professors in Grade 18. (7), Lecturers (22) and Instructors (12). As against the approved cost of 292 million for the Project, the Federal Government has released a total sum of Rs. 294 million upto year 1992-93. As such, an amount of 2.760 million in excess of the approved cost has also been released. The development work has been completed upto 95% and the remaining work is expected to be completed during the current

financial year. Since the Project has already been completed, no ADP provision has been made in the financial year 1993. Since the establishment of the College, recurring grants are also being provided by the Federal Government. Year-wise details are as follows:-

Years	Million Rs.
1978-87	3.843
1987-88	0.900
1988-89	0.903
1989-90	0.900
1990-91	1.060
1991-92	2.345
1992-93	2.625
1993-94	2.888

In view of this, the grant of the College has not been stopped, the development cost of the Project has already been paid in full and a recurring grant of Rs. 2.888 million will be provided to the College during the year 1993-94. First instalment of Rs. 577,600 has already been released.

Madam Acting Chairman: Supplementary by Syed Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا: میں مشکور ہوں کہ انہوں نے ساری باتیں تو دے دیں ۔ لیکن میں گزارش بھی کروں گا کہ وزیر تعلیم سے چاہے وہ جسٹس صاحب ہوں یا وزیر تعلیم ہوں کہ اگر ایک جائنٹ انسپکشن رکھی جائے تو جو انہوں نے تفصیلات یہاں بتائی ہیں وہ کالج میں جاکر تصدیق کریں جو سٹاف کی انہوں نے پروویژنز بتائی ہے ، جو ٹیکنیکل سٹاف کی انہوں نے بتائی ہے ۔

جو لیبارٹریز کی انہوں نے بتائی ہے ، جو فنڈز ریلیز کی بتائی ہے کیونکہ فلور پر اب ساری باتیں ڈیبیٹ کرنا ممکن نہیں ہے ۔ تو اگر یہ مہربانی فرمائیں اور کوئی خاص تاریخ رکھیں ، جناب عبدالشکور صاحب ہوں یا وزیر تعلیم ہوں تاکہ ایک جوائنٹ انسپکشن ہو ۔ میں یہ بات جو آپ سے کر رہا ہوں یہ بات بالکل حقیقت پر مبنی ہے کہ پچھلے جون میں وہاں سٹاف کی تنخواہیں ہی نہیں تھیں ۔ بلوچستان گورنمنٹ نے ایڈہاک پر ان کو بیس لاکھ روپے دینے تھے اور اب اس دورے میں وزیر اعظم صاحب نے فرمایا تھا کیونکہ ہم نے ان کے سامنے یہ بات بریفنگ کے دوران رکھی تھی کہ فیڈرل گورنمنٹ والے کہہ رہے ہے کہ چونکہ یہ انجینئرنگ کالج ہم نے بنا دیا ہے لہذا صوبائی گورنمنٹ اب اس کو سنبھالے ۔ پھر انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جیسے داود انجینئرنگ کالج ہے اور دوسرے انجینئرنگ کالج ، کو اپ گریڈ کرکے اس کو یونیورسٹی کی سطح پر لے آئے ہیں ۔ کیا یہ بتائیں گے کہ خضدار کالج کو بھی یونیورسٹی کے لیول تک اپ گریڈ کریں گے تاکہ پھر فیڈرل گورنمنٹ بھی اس کو فنانس کر سکے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، ذرا شارٹ کر لیں اور لوگوں نے بھی سوالات کرنے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا ، آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے ۔ لیکن جب تک ہماری تشنگی نہیں بجھے گی ہم تو پانی مانگتے ہی رہیں گے ۔ وہ یہ فرمائیں کہ ایک تو وزٹ ہمارے ساتھ رکھیں گے اور دوسرا یونیورسٹی لیول تک اپ گریڈ کریں گے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، جناب عبدالشکور سلام صاحب ۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The learned Senator would like the Minister of Education, when he is available, to go to the place and see it. That would be wonderful. If the Education Minister's job is assigned to me and he invites me I would go there too happily.

Syed Muhammad Fazal Agha: I want to know whether they will raise this Engineering College to the status of University or not as committed by the Prime Minister during his recent visit to Quetta.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: After I have seen, I will make a report.

میڈم قائم مقام چیئرمین، حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، وزیر موصوف صاحب بیان فرمائیں گے کہ ۹۲-۱۹۹۲، اور ۹۴-۱۹۹۳، کے کالج کے فنڈز کن تاریخوں کو ریلیز ہو چکے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالشکور سلام صاحب۔

Mr. Justice (Retd) Abdul Shakurul Salam: Madam Chairperson, , those dates are not available, he should give a fresh question.

حافظ حسین احمد، کیا ایسی بات نہیں ہے کہ یہاں سے گئے ہی نہیں ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، فریش نوٹس ' وہ dates کے لئے کہہ رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد ،چلیں مان لیتے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، اگلا سوال سید فصیح اقبال صاحب۔

17. *Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Education be pleased to state the details of certificates, diplomas and other degrees of Foreign countries recognized by the Government so far, with country-wise break up ?

Lt. Gen. (Retd.) Muhammad Shafiq: The University Grants Commission, in consultation with Inter Board Committee of Chairman, Pakistan Medical and Dental Council and Pakistan Engineering Council has so far, recognized the degrees, diplomas and certificates of 81 countries. A guide to the equivalence of qualifications in Pakistan 1988 with a supplement up to 1992 published by UGC contains information about names of foreign Universities, Colleges and other institutions with names of degrees subjects, etc. A copy of this

guide has been placed in the Senate Library.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال، میرا ضمنی سوال مختصر سا ہے ۔ کیا جناب وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو آپ کی لال کتاب ہے یہ تو ہمارے ممبروں کو بھی پتہ نہیں کہ کتنی Universities recognized ہیں ۔ تمام ملک میں جن لوگوں کو تکلیف ہے ۔ اس کے بارے میں مناسب تشہیر کر دیں کیونکہ لوگ جعلی اور غلط اشتہارات میں پھنس رہے ہیں ۔ مختلف یونیورسٹیوں کے اشتہارات آ رہے ہیں ۔ امریکہ اور آسٹریلیا کے ' تو یہاں لوگوں نے لاکھوں ڈالرز لے لئے ہیں اور ایجنٹس بنے ہوئے ہیں ۔ اگر یہ چیز آپ ہمارے سب ممبروں کو نہیں دے سکتے اور آپ نے کہا ہے کہ سینٹ لائبریری میں رکھی ہوئی ہے ۔ یہ کوئی ایسی قیمتی کتاب نہیں ہے اور اس پر کروڑوں روپے خرچ نہیں ہوتے تو آپ ممبروں کو دیں ۔ کم از کم اس کی تشہیر مناسب کی جائے تاکہ طالب علموں کو اس جعل سازی سے بچایا جائے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالشکور سلام صاحب ۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام ، جعل سازی والی بات نہیں ہے ۔ ہر سکول کا اپنا اپنا سٹینڈرڈ آف ایجوکیشن ہے ۔ اس کے مطابق ڈگریاں دی جاتی ہیں اور جس سٹوڈنٹ کو equivalents سرٹیفکیٹ چاہیئے وہ ordinary application پر دیتا ہے کہ یہ ڈگری میں نے فلاں جگہ سے لی ہے اور اتنے سال میں نے پڑھا ہے اور

After looking at the document certificates whether the certificate is in equivalence or not. He wants an equivalence certificate. He should apply to the relevant authorities and they would grant him.

اب دنیا کی تمام یونیورسٹیوں کا یہ بتلانا کہ کس کی یونیورسٹی میں کتنی ----- وہاں تو کچھ ملک ایسے ہیں جہاں کوکنگ کی بھی ڈگری ملتی ہے ۔ شو میکنگ کی بھی ڈگری ملتی ہے ۔ ان تمام کی تو لسٹ اتنی بڑی چھاپنا اور دینا مناسب نہیں ہے ۔ مناسب یہی ہے جس بھی سٹوڈنٹ کو جو بھی تکلیف ہے اس کو تکلیف ہے کہ---

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال، میں نے جعل سازی کا اس لئے کہا کہ یہاں پر کچھ غیر ذمہ دار اشتہارات چھپ رہے ہیں دوسرے ملکوں کی یونیورسٹیوں کے اور میڈیکل کالجوں کے اور آپ کے اپنے ملک میں جو میڈیکل کالج رجسٹرڈ نہیں ہے اس کا بھی اشتہار آیا اور لوگوں نے داخلے لئے ۔ تو ضروری ہے کہ UGC کو نوٹس لے کہ لوگ ایسے سکولوں میں جاتے ہیں جہاں کی ڈگریاں recognized نہیں ہیں ۔ اس لئے میں نے کہا کہ آسٹریلیا اور لندن کے کتنے سکول ہیں جو وہاں پرائیویٹ ہیں اور رجسٹرڈ نہیں ہیں ۔ یہاں اخباروں میں اشتہارات چھپ رہے ہیں ۔ اس کا میں نے کہا ہے کہ نوٹس لیا جائے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالشکور سلام صاحب ۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام ، اشتہاروں کے لئے تو کیسے ہم ان کو روک سکتے ہیں ۔ اخبار والے آزاد ہیں دوسری یہ ہے کہ جو بھی کسی طالب علم کو تعلیم حاصل کرنی ہے تو وہ پہلے معلوم کرے کہ جہاں میں پڑھنے جا رہا ہوں وہاں پڑھائی ہوتی بھی ہے یا نہیں ۔

Just simple plain application that such and such Institution is opening admission and I want to get admission in that recognized University or not.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان ،جناب والا ! یہ بڑا اہم سوال ہے کہ افغانستان کی MD کی ڈگری کیا ابھی تک unrecognized ہے ۔ جناب والا ' اس لئے ضروری ہے مجھے معلوم ہے کہ اس میں آپ نے اپنا آرام و سکون کتنا قربان کیا تھا اپنی نیند حرام کی تھی ۔ اس میں کتنی بھاگ دوڑ کی تھی ۔ تو جناب والا ' یہ بہت ضروری ہے کہ کیا ابھی تک unrecognized ہے ۔ جبکہ اس وقت افغانستان میں ہماری اسٹیبلشمنٹ کی چہیتی حکومت قائم ہو چکی ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالشکور سلام صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام، ہماری recognized ہے امریکہ میں بھی اور برطانیہ میں بھی recognized ہے ۔

Of course they verify whether the degree holder who produces the degree is the

right person or not. it is not forged and so on. Now, as far as the American Universities are concerned, they give admission by holding their own examination for all their candidates as well as foreigners and if anybody passes that examination which is called FIMG, then he can get admission.

میڈم قائم مقام چیئرمین، عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، اصل میں فصیح اقبال صاحب نے جو سوال کیا تھا میں اس کے جواب کو نہیں سمجھ سکا۔ سوال سادہ تھا یہاں لکھا ہوا ہے کہ A copy of this guide has been placed in the Senate Library. فصیح اقبال صاحب کا سوال یہ تھا کہ یہ گائیڈ عمومی طور پر نشر کیا جائے گا یا نہیں کم از کم ہم ممبران کو دیا جائے تاکہ عام یہ نشر ہو۔ سوال اس حد تک تھا۔ اس حد تک کہ یہ گائیڈ جو already تیار ہو گیا ہے یہ نشر کیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالشکور صاحب۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: A copy has been placed in the Library of the Senate. But if each of the learner Senator wants a copy thereof, they can ask the UGC to supply them a copy. I am sure the UGC will supply a copy.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان : وزیر موصوف صاحب نے میرے سپلیمنٹری کا جواب غلط دیا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ جو کاپی سینٹ کی لائبریری میں ہے اس میں افغانستان کی MD جو ہے وہ اس میں recognized نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نہیں وہ recognized ہے تو یہ جواب انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ افغانستان کی MD کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی MD کا کہا تھا۔ عبدالشکور السلام صاحب انہوں نے افغانستان کی ڈگری کی بات کی تھی۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام : آپ کا سوال ہے کہ افغانستان کی MD

یہاں recognized ہے یا نہیں تو

The candidate should apply to the UGC and it will be recognized if he conforms to the required standard of study and education for grant of a medical degree. Now, if the course in Afghanistan is for five years and all the subjects which are taught here are taught there, then the UGC will grant the certificate.

جناب بشیر احمد مٹہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، بشیر مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم یونیورسٹی گرانٹس یا اور ذیلی دفاتر میں انفارمیشن کے لئے جائیں تو وزرائے کرام کے یہاں بیٹھنے کی کیا کے پاس یہ سینٹ کا تو یہ مطلب ہے کہ سینیٹرز کو وہ جواب دیں گے اگر ہم ان کے آفیسرز میڈم قائمے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

چیئرمین، اگلا سوال نمبر ۱۸ میر عبدالجبار صاحب۔

18. *Mir Abdul Jabbar: Will the M[inister] for Comminications be pleased to state:

(a) The total number of yellow cabs provided so far under the Prime Minister's public transport scheme with province wise break up,

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to start yellow Rikshaw and yellow tractors schemes, if so, when, and

(c) whether there is any proposal to reduce the rate of mark up on yellow cabs ?

Mr. Ahmed Faruque: (a) Province wise break up of yellow cabs provided as on 15-6-93 is as follows:-

PUNJAB	8489

SINDH	16293
BALOCHISTAN	334
N.W.F.P	2958
AJK	201
	28275

(b) Yellow tractor scheme has already been launched. Motor richshaws were provided as replacement of Cycle richshaws in D.I. Khan, Multan and Bahawalpur Divisions.

Yellow motor rickshaws are also available under the scheme for Balochistan only.

(c) There is no such proposal.

میڈم قائم مقام چیئرمین، میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار، میرا سوال تھا کہ پرائم منسٹر پبلک ٹرانسپورٹ کے تحت اب تک فراہم کی گئی ییلو کیب گاڑیوں کی کل تعداد کیا ہے، صوبہ وار تفصیل بتائی جائے - اب میں آنریبل منسٹر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ درست ہے کہ بہت سے لوگ پیلی ٹیکسیاں حاصل کرنے کے بعد انہیں پرائیویٹ طور پر استعمال کر رہے ہیں اگر درست ہے تو اس کی روک تھام کے لئے کیا کارروائی کی گئی ہے اور کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں -

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب احمد فاروق صاحب کے جواب کون دے رہے ہیں-یہ کیبنٹ کی collective responsibility ہوتی ہے اگر کوئی منسٹر موجود نہیں ہوتا تو ----

(مداخلت)

میر عبدالجبار، بہتر ہوگا اس کو ڈیفر کر دیں اور دوبارہ پہلے بھی ڈیفر ہو چکا ہے - جواب دینے والا کوئی نہیں ہے -

میڈم قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے اگلا سوال ۲۷ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، آپ نے یہ سوال ڈیفر کر دیا ہے تب تک تو یہ حکومت ہی نہیں

رہے گی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں ابھی جب تک وہ کوئسچن ڈھونڈ رہے ہیں۔ دوسرے کوئسچن تک وہ جواب دیں گے۔ ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔ جی سوال نمبر ۲۷ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

27. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that during the period August 1, 1990 to September 30, 1992 foreign scholarships totalling 578 meant for the province of Sindh lapsed;

(b) whether it is also a fact that the main reasons for non-utilization of these scholarships was short margin of the time given by the Federal Ministry of Education to the provincial administration, if so, the dates on which the request about these scholarships wasgiven to province of Sindh and the date when these were lapsed; and

(c) the total number of un-utilised foreign scholarships from August 1, 1990 todate by the Federation as well as each province ?

Lt. Gen. (Retd.) Muhammad Shafiq: (a) This is not correct. The total No. of foreign Scholarships meant for the Provihce of Sindh was 73 during the period 1-8-1990 to 30-9-1992. Against these Scholarships 99 nominations were forwarded to concerned Mission/Embassies and Ministry of Foreign Affairs, out of which 33 Scholars were accepted No Scholarship lapsed during the said period because of any delay on behalf of Ministry of Education. Against foreign scholarship offers more than requisite number of nominations were forwarded.

however, the final award depends on concurrence of concerned donor agency/country.

(b) This is also not correct, because offer of foreign scholarship is circulated/advertised by the Ministry of Education three months in advance before forwarding to the donor countries / agencies.

(c) Nil. However, the total number of offers of Foreign Scholarships from August 1, 1990 to-date were 525 which were distributed among the Federation and Provinces as under :-

Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	AJK/FATA/FANA/FA	Total
294	116	65	18	32	525

Accordingly nominations more than requisite number were forwarded to the donor Agencies and there is no lapse on the part of Ministry of Education.

میڈم قائم مقام چیئرمین: سپلیمنٹری پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: مجھے پتہ نہیں محترم وزیر پارلیمانی امور تیار ہیں یا نہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ۴۲ سکالر شپ تھے سندھ کے لئے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے ۹۹ nominations دیئے لیکن صرف ۲۲ قبول ہوئے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو criteria تھا، جس پر سکالر شپ مانگے گئے تھے، آپ نے جو نام دیئے ان پر وہ پورے نہیں آتے۔ اس طرح ایک بڑی تعداد یعنی ۲۲ لے سکے ہیں اور ۴۲ میں سے ۲۰ سکالر شپ آپ نے avail نہیں کئے صرف ایک صوبے سے۔ میرا سوال یہی تھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایسا ہوتا ہے اور یہ مسلسل ہو رہا ہے اس لئے کہ آپ پچھلے دس سال کا ریکارڈ نکال لیجئے اور سکالر شپ آتے ہیں آپ جو nominations بھیجتے ہیں وہ criteria پورا نہیں کرتے اور پھر وہ ضائع ہوتے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: عبدالشکور السلام صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام: اس کی وجہ ہے کہ وہ prescribed educational qualifications کے مطابق تو سٹوڈنٹس کی درخواستیں صحیح تھیں اسی لئے ہم نے

ان میں سے جو 99 nominations دیئے گئے کے مطابق select کرکے ۳، کو سپانسر کیا۔ لیکن ہمارا کام تو صرف یہ تھا کہ سکالر شپ کی درخواستیں According to the prescribed formula ان کو سپانسر کرکے بھیج دیں باقی پھر یونیورسٹی کا آگے کام ہے کہ وہ ان کو سلیکٹ کرے یا نہ کرے ۔ مثلاً اگر آکسفورڈ یونیورسٹی یہ کہتی ہے کہ ہم کسی کو ڈاکٹریٹ کے لئے سکالر شپ دینا چاہتے ہیں اور

any person who has got his B.A. or M.A. from this University, he can apply for it. We will see that his degree is either B.A. or M.A. as it is, then we will sent his papers there. Then , it will be for the University to accept or not. If somebody has a degree of B.A. or M.A. but in his application or in summary, which is required to be submitted alongwith the application , he writes English which is absolutely incorrect. You see, Oxford University can say.

You don't know any thing about it. So ٹھیک ہے تمہاری ڈگری تو بہت اچھی ہے لیکن they may not give the scholarship.

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: حقیقت یہ ہے کہ میں تعجب کا اظہار کر سکتا ہوں اس معصومیت پر جس سے وزیر محترم نے اس سوال کا جواب دیا ہے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ دنیا کی یونیورسٹیاں آپ کو سکالر شپ آفر کرتی ہیں ۔ پاکستان کو وہ کوٹہ دیتی ہیں ۔ وہ بتاتی ہیں ہمارا یہ criteria ہے ۔ کیا سر پیٹ لینے کا مقام نہیں ہے کہ اگر آپ کی منسٹری آف ایجوکیشن آنکھیں بند کر کے محض یہ دیکھے کہ ان کے پاس بی اے کی ڈگری ہے لیکن اس کی درخواست غلط لکھی ہوئی ہے ، اسے فارورڈ کر دیتے ہیں ۔ یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے ۔ یہ آپ کا کام ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جس یونیورسٹی میں سکالرشپ کے لڑکے کو بھیج رہے ہیں وہ کوالیفائی کرتا ہو۔ ہوتا یہ ہے کہ اپنے منظور نظر لڑکوں کو بھیج دیا جاتا ہے ، میرٹ والوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے اس لئے کہ ان کو کوئی سپورٹ کرنے والا نہیں ہوتا ہے ۔ اس طرح آپ وہ قیمتی مواقع ، جو حاصل ہیں کہ سکالر شپ پر آپ کے نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں ضائع کر دیتے ہیں ۔ یہ

چیز برابر دہرائی جا رہی ہے ۔ یہ نہیں کہ ایک آدھ بار ہو گیا ہو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہمارا نظام غلط ہے ۔ اور نظام کو review کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بغیر آپ بین الاقوامی سکالر شپ کو avail نہیں کر سکیں گے ۔ یہ محض مکھی پر مکھی مارنے کا کام نہیں ہے کہ یہ لکھا ہوا ہے یہ بھیج دیں ۔ اگر آپ آکسفورڈ بھیج رہے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہاں فرسٹ کلاس لڑکے جا سکتے ہیں ۔ اگر اس کے لئے آپ نے سیکنڈ کلاس اور تھرڈ کلاس بھیج دیئے ہیں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ نے اس کو ضائع کیا ۔ میرا سوال یہی تھا کہ وہ اسباب کیا ہیں ؟ ان اسباب کو متعین کیوں نہیں کیا جاتا اور پھر اس کی روشنی میں ایسی پالیسی کیوں اختیار نہیں کی جاتی کہ آپ ان سکالر شپ کو avail کر سکیں ۔

Madam Acting Chairman: Thank you. Mr. Abdul Shakurul Islam Sahib, Minister for Defence.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The process in the Education Ministry is as best as they could do. But that doesn't necessarily mean that the same standards, which we apply, will be acceptable to the foreign Universities. However,........

میڈم قائم مقام چیئرمین، انہوں نے جو کوئیچن کیا ہے یہاں سے جو آپ کی سلیکشن ہوتی ہے ' That is not on the merit basis. اس کا آپ جواب دیں کہ -----

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: That is on the merit basis, but as far as the Senator's point is concerned that this matter should be reviewed and only those applications should be forwarded which are likely to be accepted. I think that should be reviewed.

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، " بی " کے بارے میں ۔ میں نے یہ بات کہی تھی ذرا سوال دیکھیں۔

and if so, the dates on which the request about these scholarships was given ?

آپ نے اس کا جواب نہیں دیا بلکہ یہ کہہ دیا ہے کہ تین مہینے پہلے جو ہے وہ اس کا اشتہار دے دیا جاتا ہے ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کس تاریخ کو آپ نے ان کو بھیجا اور ماضی کا تجربہ یہ کہتا ہے کہ وقت زیادہ لگتا ہے تو کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ ٹائم بڑھا دیں اور پہلے سے صوبوں کو بھیجا جائے اور اس طرح وہ بروقت کالجوں سے یا دوسرے ذرائع سے صحیح جو میرٹ پر آتے ہیں ان کو بھیجیں ۔ میں نے اسی لئے پوچھا تھا کہ تاریخ ہمیں بتلائیں لیکن جواب میں تاریخ نہیں ہے کیوں ؟

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب عبدالشکور السلام صاحب۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: I think for specific date, fresh notice may be given.

پروفیسر خورشید احمد : یہ تو میرا سوال تھا ۔ اس لئے فریش نوٹس کی بجائے اصل چیز یہ ہے کہ آپ کی منسٹری نے اس کو غور سے نہیں پڑھا اور جواب نہیں دیا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: آخری ضمنی سوال سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرپرسن صاحبہ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو established یونیورسٹیاں ہیں جن کے سکالرشپس جیسے Rhodes Scholarship ، ایسٹ اینڈ ویسٹ سینٹر ہے ۔ یہ جتنے آتے ہیں یہ صوبائی حکومتوں کو نہیں بتائے جاتے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ تین مہینے پہلے اشتہار میں پہنچتا ہے ۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں اکثر اشتہار ہوتے ہیں جن پر ٹائم ہوتا ہے ۱۵ دن کے اندر طالب علم درخواست دیں ۔ تو ہمارے صوبے میں جو دور دراز ہے جب خبر پہنچتی ہے تو یہ ٹائم lapse ہو گیا ہوتا ہے ۔ کیا وزیر تعلیم صاحب بتائیں گے کہ آئندہ کوئی ایسے احکامات دیں کہ جب ان کو پتہ ہے کہ جیسے پروفیسر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ یونیورسٹیاں پاکستان کو کتنے وظائف دیتی ہیں ۔ یہ ان کا کام ہے کہ وقت سے پہلے صوبوں کو بھجوائیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب شکور السلام صاحب۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Rhodes

Scholarships Committee itself announces when the scholarships would be offered and who should apply. The Federal Government has nothing to do with that.

سید فصیح اقبال، میں نے تو ایک نام دیا ہے ۔ وزیر صاحب سے میں نے کہا ہے کہ جتنے فارن اسکالرشپس ہیں انکے بارے میں ' چونکہ یہ مرکزی subject ہے ورنہ یہ صوبائی subject تھا ۔ آپ صوبوں کو کیسے بتاتے ہیں ۔ جب آپ اشتہار دے رہے ہیں اس میں کہیں نہیں لکھا کہ آپ صوبائی گورنمنٹ کو بھی بتاتے ہیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جناب۔ اب اگلا سوال ۱۵۲ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

152 *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether it is a fact that new convention of International Labour Organization has not been ratified by Pakistan Government since 1962, if so, its reasons ?

Dr. D.K. Riaz Baloch: It is not correct to say that no new Convention of International Labour Organization has been ratified by Pakistan Government, since 1962. Pakistan has ratified the following two Conventions of ILO after, 1962;

(i) Convention No. 116- Final Articles Revision Convention, 1961(ratified in February 1967) ; and

(ii) Convention No. 118- Equality of Treatment (Social Security)Convention, 1962 (ratified in March, 1969).

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی ضمنی سوال جی۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، جناب دوضمنی سوال ہیں جی ۔ پہلا تو یہ ہے کہ ۱۹۶۹، کے بعد کتنے conventions ratify کئے گئے ہیں ؛ پہلے اس کا جواب دیا جائے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، جی ڈاکٹر ریاض بلوچ صاحب ' وزیر برائے افرادی قوت ۔

ڈاکٹر ڈی ۔ کے ۔ ریاض بلوچ: ۱۹۶۲ء کے بعد ۲ (ratify) ہو چکے ہیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جی ۔ کہہ رہے ہیں دو ہو چکے ہیں ۔ اگلا ضمنی سوال ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، جناب چیئرمین صاحب ' میرا سوال تھا ۱۹۶۹ء کے بعد کل کتنے conventions جو ہیں ratify ہو چکے ہیں ۔ اس کا جواب دیا جائے ۱۹۶۹ء کے بعد چونکہ اس کے بعد کوئی ذکر نہیں ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر ریاض بلوچ صاحب ' وزیر محنت جی ۔

ڈاکٹر ڈی ۔ کے ۔ ریاض بلوچ: محترمہ سوال میں تو ۱۹۶۲ء کا لکھا ہوا ہے جس کا میں نے جواب دے دیا ہے اور اگر ۱۹۶۹ء کا آپ پوچھیں گے تو پھر بعد میں جواب دے دیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب ۔ ضمنی سوال جی ۔

پروفیسر خورشید احمد، مجھے معاف کریں بہت ہی عجیب جواب آپ نے دیا ہے۔۱۹۶۲ء کے بعد ۱۹۶۹ء تک کا جواب آ گیا ۔ ۱۹۶۲ء کے بعد یعنی آج تک اگر آپ نے صرف دو کئے ہیں تو ' میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے ۱۹۶۲ء سے اب تک آئی ایل او کی کتنی conventions ہیں جو پاس ہو چکی ہیں لیکن ratify نہیں کی گئیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب ڈاکٹر ریاض بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر ڈی ۔ کے ۔ ریاض بلوچ، محترمہ سوال یہ ہے کہ ۱۹۶۲ء کے بعد پاکستان نے کل کتنی کنوینشنوں کی ratification کی ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ۱۹۶۲ء کے بعد ابھی تک صرف دو ہم نے ratify کئے ہیں ۔ باقی کتنے ہو چکے ہیں جو ہم نے ratify نہیں کئے ہیں وہ اگر آپ پوچھیں تو ہم اگلی مرتبہ جواب دیں گے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے ۔ ڈاکٹر ریحان صاحب ' ضمنی سوال جی ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، اگر آپ جواب پر غور کریں تو یہ کہتے ہیں کہ کنوینشن نمبر ۱۱۶

بابت ۱۹۶۱، ' یہاں پر ۱۹۶۰، میں ratify ہو گئی ۔ اتنی سستی ' کاہلی کیوں موجود ہے جو چھ چھ سات سات سال میں ratify ہوتی ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب ڈاکٹر ریاض صاحب ' وزیر برائے محنت ۔

ڈاکٹر ڈی ۔ کے ۔ ریاض بلوچ: محترمہ آپ کے توسط سے میں محترم ممبر کو عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جو کنوینشن وہاں سے آئی ایل او کی ہوتی ہے کسی قوم پر یہ binding نہیں ہے کہ ہم اسی وقت ضرور اس کو ratify کریں۔ ہر قوم' ہر کنوینشن کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھتی ہے۔ وقت کا تقاضا دیکھتی ہے اور جذبے سے ضروری نہیں ہے کہ سب کو ہم ratify کریں۔ جو ہم سمجھتے ہیں کہ ضروری ہے ان کو ہم کر لیتے ہیں اور جو نہیں ہے اس کو نہیں کرتے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب ' کمانڈر خلیل الرحمان صاحب ۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Madam Chairperson, although we have ratified these conventions, but there have been serious and persistent complaints by the ILO saying that our labour laws are not in conformity with the ILO mandate. Are we doing anything about it because this is going to have serious repercussions on our exports ? Because already the US Senate under, I think, Senator Harpins, is processing a bill in which these Labour Laws are going to be discussed. Are we doing anything about it ?

Madam Acting Chairman: Dr. D.K Riaz Baloch Sahib, Minister for Labour.

Dr. D.K. Riaz Baluch: Madam Chairperson, I think, this question has been asked so many times about the Child Labour, the Bonded Labour, other Labour Laws and we have been discussing all those Labour Laws.

محترم سینیٹر صاحب کا کہنا درست ہے کہ ان میں کئی ایسی چیزیں ہیں جس کو میں پہلے ہی عرض کر چکا تھا ۔ ضروری نہیں ہے کہ جو Labour Laws وہ کہتے ہیں کہ ہم نے غلط بنائے ہیں ۔

ہم نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ جو چیز ان کے نقطہ نظر سے غلط ہے ممکن ہے وہ ہمارے قومی نقطہ نظر سے درست ہو ۔ لہذا یہی میں عرض کروں گا کہ ضروری نہیں ہے کہ تمام کو ratify کریں صرف ہم ہی نہیں دنیا کے کتنے ممالک ہیں جنہوں نے ILO کے سارے کنوینشن ratify نہیں کئے ہیں ۔ آپ ہمارے ہمسایہ ممالک کو دیکھیں ان سے تو ہم پھر بھی ہزار درجہ بہتر ہیں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، کمانڈر خلیل الرحمان ۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Madam Chairperson, undoubtedly, the Minister has said the right thing that we have but, you see, we can sign a lot of conventions with reservations. For instance, there are quite a few other conventaions which we have not signed by a lot of other countries, even like Afghanistan, have signed. We can sign them with certain amount of reservations. So, we should give our reservations, but all the same, sign these conventions.

میڈم قائم مقام چیئرمین، اگلا سوال نمبر ۱۵۳ سید محمد فضل آغا صاحب ۔

153. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state the arrangements made by the Government for the supply of Water to Gawadar Port ?

Mr. Ahmed Faruque: The Government of Balochistan have assured supply of 50,000 gallons of water once their main supply line is commissioned which is expected to be completed by December, 1994.

Another proposal is to set up a desalination plant with 75,000 gallon capacity under the Gawadar Fish Harbour- cum- Mini Port Project. The proposal has been included in the revised approved PC-1. On commissioning of the desalination plant there will be sufficient water available to meet the reguirement of fish harbour and furture deep sea port estimated at approximately 100,000 gallons daily.

میڈم قائم مقام چیئرمین، ضمنی سوال ۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، گزارش یہ ہے کہ گوادر ائر پورٹ پر water supply کی ذمہ داری فیڈرل گورنمنٹ کی ہے یا صوبائی حکومت کی ہے ۔

Madam Acting Chairman: Syed Baber Ali, Minister for Finance.

Syed Baber Ali: Madam Chairperson, the provincial Government had promised to make water available and they could not fulfil their undertaking and now they have again assured us that water will be available when the harbour is ready. In addition to that, we are preparing PC-1 for a desalinization plant which shall provide 75,000 gallons of water a day.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید محمد فضل آغا صاحب ، ضمنی سوال ۔

سید محمد فضل آغا، شکریہ ڈاکٹر صاحب ۔ یہ تو صاحب نے وہی پڑھ دیا جو لکھ کر دیا تھا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ بنیادی طور پر گوادر اتنے بڑے ائرپورٹ کو جس پر بقول ہوتی صاحب ہزاروں ملین ٹن کے حساب سے وہاں جہاز آکر رکیں گے ۔ بنیادی طور پر اس کی water supply اور اس کا بندوبست فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے یا صوبائی حکومت کو آیا یہ منصوبہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے یا صوبائی حکومت کا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی ، وزیر برائے خزانہ ۔

سید بابر علی ، یہ project تو سنٹرل گورنمنٹ کا ہے ۔ لیکن پانی کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہونی چاہیئے۔

because the water should be made available by the provincial Government.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید محمد فضل آغا صاحب ، ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا، یہ تو میں نے پہلی دفعہ سنا کہ بیٹا پیدا ہو ماں کے پیٹ سے اور سرکوئی اور اس کے اوپر لاکر رکھ دے ۔ کہ گوادر پورٹ تو فیڈرل گورنمنٹ کا اور پانی کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہونی چاہیئے ۔ ہم بڑے اتنے مجبور ہیں لوگوں کو وہاں ---- پاکستان میں ،

فیصد لوگوں کو پانی کی سپلائی ہے ۔ ہمارے ہاں ۲۰ فیصد بھی نہیں ہے ۔ تو صوبائی حکومت کہاں سے دے گی ۔ یہ غیر ذمہ دار بات ہے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اپنا جو PC-1- revise کر رہے ہیں ۔ اس کے متعلق انہوں نے کچھ نہیں کہا کہ انہوں نے PC-1 میں water supply کے لئے کتنا رکھا ہے ؟ desalinization plant پر یہ کب کا شروع کریں گے ؟ کیونکہ وہ یہ بات تو ماننے کے قابل نہیں کہ صوبائی حکومت کا حق بنتا ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب سید بابر علی صاحب جی ' وزیر خزانہ ۔

Syed Baber Ali: PC-1 form for desalination plant is under preparation it will be submitted to the working group as it is approved . The project will be taken in hand.

سید محمد فضل آغا: وہ تو مہربانی آپ کی ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: سید محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: مجھے ڈاکٹر صاحب ' بڑا افسوس ہے ۔ پروفیسر صاحب والی بات ہے کہ سوائے اس کے کہ ہم افسوس ہی کریں وزیر صاحبان کے اوپر اور کیا کر سکتے ہیں ۔ اب یہ جو لکھا ہوا ہے انہوں نے پڑھ کر پھر وہی سنا دیا ہے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ والے اتنے بڑے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم بلوچستان میں یہ کررہے ہیں ' وہ کر رہے ہیں ' گوادر کا ڈھول پیٹا جا رہا ہے ۔ ابھی تک وہاں پانی مہیا کرنے کا بندوبست بھی نہیں ہوا ۔ اور جب پانی کا بندوبست نہیں ہے تو پھر یہ کیسے چلائیں گے اور آخر میں یہ بتائیں کہ یہ ائرپورٹ مکمل کب ہوگا؟

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب سید بابر علی صاحب ۔

Syed Baber Ali: I need a fresh notice.

میڈم قائم مقام چیئرمین: fresh notice جی ' اگلا سوال ' جناب احسان شاہ صاحب سپلیمنٹری ۔

سید احسان شاہ، جناب جواب میں آیا ہے کہ main supply line کی تعمیر کر دی جاتی ہے جس کی تکمیل دسمبر ۱۹۹۴ء تک متوقع ہے ۔ میرا سوال سیدھا یہ ہے کہ اس سپلائی لائن پر کل کتنی لاگت آئے گی اور اس وقت تک اس کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے ۔ کیونکہ کاغذوں میں تو آ جاتا ہے کہ فلاں تاریخ کو انشاء اللہ مکمل ہو گا اور فلاں ہو گا ۔ لیکن یہ نہیں ہوتا ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی ۔ منسٹر برائے فنانس جی ۔

Syed Baber Ali: I need a fresh notice

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب ۔ سپلیمنٹری ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین صاحبہ ! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہی ہے کہ یہاں آج سے سوال پیدا ہونے والے سپلیمنٹری سوال کے بارے میں مسلسل کہا جاتا ہے کہ تازہ نوٹس ۔ آپ مہربانی کریں واضح بات ہے کہ پانی کا جو پلان ہے گوادر کے لئے آپ کب تک مکمل کریں گے ۔ کیسے مکمل کریں گے ۔ اس کے بارے میں ہم کیوں نیا سوال کریں ؟ اسی پر نیا سوال کس طرح سے ہو سکتا ہے ؟ یعنی تازہ نوٹس کیسے ہو سکتا ہے ؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، مہربانی کریں ۔ میں آپ کو فلور دوں گی ۔ آپ بولیں احسان شاہ صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، بس آپ مہربانی کریں اس تمام سوال کو ڈیفر کریں تاکہ اس کی تمام وضاحت بعد میں آ سکے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی صاحب ۔ منسٹر برائے فنانس جی ۔ یہ سوال ڈیفر کر دیں جی ۔ اگلا سوال ۱۵۴ سید محمد فضل آغا صاحب ۔

154. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the financial outlay (cost) of Gawadar Harbour ; and

(b) whether it is a fact that small boats, in particular the fishing boats, can not use jetties because of high level of these jetties, if

so, the remedial steps taken in this regard ?

Mr. Ahmed Faruque: (a) The financial out-lay (cost of Gawadar Fish Harbour- cum-Mini Port Project) as approved is Rs. 1629.00 million including Foreign Exchange Component of Rs. 894.00 million.

(b) The jetty built is in accordance with the international design for handling fishing boats/vessels. There are small gill netters/fishing boats in use in Gawadar Fish Harbour-cum-Mini Port Project Area which are not according to international standard. These gillnetters have difficulty of unloading on the main jetty. Floating Pontoons are under construction with Karachi Shipyard and Engineering Works Limited which are likely to be placed in position by mid of September, 1993 to cater for handling of these gillnetters/small fishing boats.

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحبہ ' پہلے منسٹر صاحب سے consult کریں کہ اس کو ڈیفر کریں یا پھر کیا کیا جائے اس میں بھی سپلیمنٹری آئیں گے اور اگر وہ تیار ہو کر نہیں آئے تو اس کو بھی ڈیفر کریں ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ سپلیمنٹری تو کر لیں جی ۔

سید محمد فضل آغا، میرا سپلیمنٹری تو یہ ہے کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ٹوٹل یہاں پر financial layout کیا ہیں تو انہوں نے ۱۶۲۹ ملین اور ۸۹۴ ملین فارن exchange ملا کے بتایا۔ کیا یہ بتا سکیں گے کہ آج تک اس کے اوپر خرچہ کتنا ہوا ہے ۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی صاحب ' انفارمیشن ہے ۔ You need fresh notice یا میں ڈیفر کر دوں ۔

سید بابر علی ، اس کو ڈیفر کر دیں ۔

Madam Acting Chairman: This question is also deffered. The next is.....

فضل آغا صاحب یہ پھر آپ کا ہے - ۱۵۵ سید محمد فضل آغا صاحب -

سید محمد فضل آغا، جی ۱۵۵ ' میرے خیال میں میرا سوال ہے -

میڈم قائمقام چیئرمین، اگلا سوال نمبر ۱۵۵ سید محمد فضل آغا صاحب -

155. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communication be pleased to state whether it is a fact that the Director, Fisheries Harbour, Gawadur, had interviewed, about six months back, 140 persons for differents posts, if so, whether the jobs have been provided to them, if not, its reasons?

Mr. Ahmed Faruque: No. It is not a fact that Project Director, Gawadur Fish Harbour-cum-Mini Port Project had interviewed 140 persons about six months back for different posts.

Accordingly, the question of provision of jobs does not arise.

سید محمد فضل آغا، یہ بھی ڈیفر ہی کر دیں تاکہ پھر اگلی گورنمنٹ آئے پھر نمٹ لیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ اس کا جواب دے سکیں گے۔ سید بابر علی صاحب' جی سوال نمبر ۱۵۵ سید فضل آغا صاحب آپ سپلیمنٹری کریں گے؟

سید محمد فضل آغا، ہاں جی ' سپلیمنٹری یہ ہے کہ میں نے گزارش کی تھی کہ آج سے کوئی ۹ ' ۱۰ مہینے پہلے وہاں پر جو ان کا مینیجنگ ڈائریکٹر ہے اس نے ایک سو چالیس بندوں کا انٹرویو کیا تھا employment کے لئے اور اس کے بعد ان کو پھر اپوائنٹمنٹ کے لئے کالز نہیں ملے ہیں۔ میں نے گزارش کی تھی کہ انٹرویو ہوا اس کے بعد کیا ہوا۔ انہوں نے منع کر دیا کہ انٹرویو ہی ہم نے نہیں کیا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو سپلیمنٹری کرنا چاہیں گے۔

سید محمد فضل آغا، کیوں نہیں ' کر رہا ہوں جی - وہ پھر اگر انہوں نے وہاں پر

پورٹ بنایا ہے تو اس کے لئے کوئی لوگوں کی employment ہے۔ لوگوں کو نوکریاں دیں گے یا نہیں اور دیں گے تو کب دیں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, no recruitments have been made because there is a ban on recruitment. Provision for 204 vacancies in different categories exists but the present Government intends to operate the posts through private sector. In case the port operation is operated through the public sector the question of filling up of these vacnies can be taken up subject to the provision of financial resources.

میڈم قائم مقام چیئرمین، فضل آغا صاحب سپلیمنٹری جی۔

سید محمد فضل آغا، ڈاکٹر صاحب انہوں نے کیا فرمایا ہے کہ وہ Gawadar Fish Harbour کو پرائیویٹ سیکٹر میں دے رہے ہیں؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جی ہاں۔

سید محمد فضل آغا، تو پھر یہ سب مسئلہ ہی ختم، یہ exercise in futility ہے۔ پھر تو یہ expenditure اور اسکے provisions اور فارن exchagne کے متعلق یہ ساری باتیں میرے خیال میں ہوا میں ہو رہی ہیں۔ جب وہ پرائیویٹ سیکٹر کو دیں گے تو پھر ان کی commitments کا تو کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم exercise in futility اور vague باتیں کر رہے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، پروفیسر خورشید احمد صاحب ضمنی سوال۔

پروفیسر خورشید احمد، چونکہ یہ کہا گیا ہے کہ ۱۴۰ افراد کو چھ ماہ پہلے interview نہیں کیا گیا۔ کیا یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی interview ہوا ہے اور اگر ہوا ہے تو اس میں کتنے افراد کو انٹرویو کیا گیا تھا اور کب کیا گیا تھا؟

سید بابر علی، شکریہ میڈم۔

I am not aware of the fact that there was any interview but as there was a ban on recruitment, therefore, if they were interviewed, they were not offered jobs

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب، جب یہ ban تھا تو پھر انٹرویو کے لئے کال کیسے ہو گیا؟ This is a little but confused question. جب ban تھا تو پھر interview انہوں نے کیسے کیا؟ Could you give answer to this question? یہ پھر کس طرح ہو سکتا ہے؟

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, I am not in a position to answer this question.

Madam Acting Chairman: So, you need a fresh notice for this whole question?

Syed Babar Ali: Yes, Madam.

Madam Acting Chairman: Rahim Mandokhil Sahib, on point of order.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، پوائنٹ آف آرڈر اورضمنی سوال بھی۔ لیکن اس وقت point of order پر بات کروں گا۔ ایک حیرت ہوتی ہے کہ یہاں جو انہوں نے سوال نمبر ۵۴ ۱ کے financial outlay. cost of Gawadar Fish Harbour cum mini port project دیا ہے۔ اس پر جو خرچہ ہوا ہے۔ اس کی تفصیل دی ہے اور ابھی یہاں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اسے private sector کو دے رہے ہیں۔ وزیر صاحب کیا یہ ذرا بتا سکیں گے کہ پرائیویٹ سیکٹر کو حوالے کرنے کی کہاں سے منظوری ہوئی؟ کب ہوئی اور کیوں ہوئی؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب سید بابر علی۔

Syed Babar Ali: Madam, the case of it handing over to the private sector is under consideration, it has not been finalized.

Madam Acting Chairman: Thank you. The question is deferred.

Next is 157. Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

157. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the newly constructed road between Kharian railway bridge and Saray-e-Alamgir Canal is again in adilapidated condition at various places; if so the action taken or proposed to be taken against the conrtactor concerned?

Mr. Ahmed Faruque: No this portion is not in dilapidated condition now. The said section was in bad condition prior to its rehabilitation. The Contractor M/s J&P(Overseas) Ltd. has completed the rehabilitation/overlay of the mentioned portion as per specification and this section has been opened to traffic since 19th of Jun,1993.

Madam Acting Chairman: Supplementary. Hafiz Hussain Ahmed.

حافظ حسین احمد ، مجھے fresh Minister چاہیئے جی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، آپ question کریں جی۔

حافظ حسین احمد ، Question کیا کروں جی۔ انہیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے؛ fresh Minister منگوائیں۔میں question کروں گا۔ ہمارے ہر ضمنی سوال پر fresh question آتا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں جی وہ جواب دے دیں گے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

حافظ حسین احمد ، محترمہ سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس سڑک کو کھولنے سے پہلے افتتاح سے پہلے وہ حصہ خراب ہو چکا تھا لیکن وہ بنوا کر کھول دیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ اس ٹھیکیدار کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی؛ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے بنا دیا ہے۔ جو سڑک افتتاح سے پہلے ٹوٹ گئی تھی اس پر کیا کارروائی ہوئی؛

میڈم قائم مقام چیئرمین، سید بابر علی صاحب۔وزیر برائے خزانہ ۔ وہ پوچھ رہے ہیں What action has been taken against the contractor? جس کی responsibility تھی construction کی۔

Syed Babar Ali: Madam Chairperson, the answer was that the portion is not in a dilapidated condition now. The said section was a bad condition prior to its rehabilitation.

وہ تو مرمت سے پہلے خراب تھا۔ مرمت کے بعد تو ٹھیک ہو گیا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، نہیں جی ۔ مرمت سے پہلے خراب ہے۔ حافظ صاحب کا سوال یہی تھا کہ آپ نے ان ٹھیکیداروں کے خلاف کوئی action لیا ہے یا نہیں؟ جنہوں نے ایسی سڑک بنائی جس کی افتتاح سے پہلے ہی حالت خراب ہو گئی ۔مرمت تو بعد میں ہوئی۔ اس سے پہلے کی بات وہ پوچھ رہے ہیں۔

سید بابر علی ، اس کے بارے میں میرے پاس کوئی information نہیں ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ظریف خان مندوخیل صاحب' پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ ظریف خان مندوخیل، میں وزیر صاحب کی help کے لئے یہ عرض کروں گا حافظ حسین احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ جو سڑک تھی اس کے ٹھیکیدار کے خلاف کیا action لیا ہے؟ وزیر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں کہ اس وقت work in progress اور کام مکمل نہیں تھا۔اب ۱۹ جون سے کام مکمل ہوا ہے اور وہ بالکل صحیح ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جی۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔ آخری ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، یہ سوال ہے Communications Ministry کے بارے میں۔ تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جی ٹی روڈ پر جس کو میں شیر شاہ سوری روڈ ہی کہوں گا ترنول سے پشاور کی طرف جاتے ہوئے اس پر جو ندی نالے بنے ہوئے ہیں اور جب ہم جاتے ہیں اپنی چھوٹی گاڑیوں میں تو جھولے کی طرح جھولتے ہیں اور ہر وقت یہ خطرہ ہوتا ہے کہ گاڑی الٹ نہ جائے' اس کی مرمت کا وہ کب بندوبست کریں گے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب سید بابر علی صاحب۔

Syed Babar Ali: Replying on behalf of the Minister of Communications who unfortunately is not here, I will need fresh notice for this answer.

Madam Acting Chairman: Next question, question No. 158, Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

158. ***Hafiz Hussain Ahmed**: Will the Minister for Law and Justice be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to amend the relevant sections of PPC regarding penalties and fines which do not meet the requirement of the present time?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: Yes. The matter is under consideration.

MadamActing Chairman: Supplementary, Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

حافظ حسین احمد ، میرا جی ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کون سی دفعات ہیں اور کون کون سے جرائم ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؛

میڈم قائم مقام چیئرمین: جناب جسٹس عبدالشکور السلام صاحب۔

Mr. Justice(Retd.) Abdul Shakurul Salam: Section 137- deserter, 140- wearing dress or c[illegible] any token used by a soldier, 154- There are host of sections of PPC all of which would require some changes or amendments to raise fines which were imposed many years ago and are comparably inadequate and so on. If the honourable Senator wants all the sections to be read now, I can do that or he concedes.

میڈم قائم مقام چیئرمین ، حافظ صاحب ابھی آپ چاہیں گے کہ وہ ساری details سنا دیں یا اس کی کاپی آپ کو دلوا دوں۔

حافظ حسین احمد ، نہیں جی میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ایوان کی معلومات میں اضافہ ہو' اور یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ ان کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف رجوع کیا گیا ہے یا نہیں؛

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب جسٹس عبدالشکور السلام صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام ، یہ ہیں جی ۱۴۰ میں پڑھ چکا ہوں' اور

154- Owner, occupier of land not giving information about riots, 160- Committing a fray; 171- wearing garb of a public servant, 171(1) Failure to keep election accounts; 172- Absconding to avoid service of summons. 173- Preventing service of summons; 174- Not obeying a legal order; 175- Intertionally omitting to produce a document to a public servant required by law; 176- Intentionally omitting to give notice or information to a public servant about which he is legally bound; 177- Knowingly furnishing false information to a public servant;178- Refusing to take oath when required by law; 179- Being legally bound to state the truth and refusing to answer questions; 180- Refusing to sign statement made to a public servant; 182- Giving false information to a public servant ;183- Resistence to the taking of property by lawful authority of a public servant; 184- Obstructing sale of property offered for sale by authority of a public servant; 185- Bidding by a person under legal incapacity to purchase it for property at a lawfully authorised stage;186- Obstructing a public servant in discharge of his public functions; 187- Omission to assist public servants, 188- Disobedience to a lawful order; 228- International assault or interruption in performance of public duty;272- Adulteration of food and drinks;273- Selling food and drinks knowing them to be abnoxious; 274-

Adulterating in drugs or medicines:275- Offering for sale or issuing from a dispensary or a drug which has been adulterated; 276- Knowingly selling or issuing from a dispensary any drug; 277- Re-filling water of a public spring or reservoir;278- Making atmosphere abnoxious to health; 279- Driving or riding on apublic way so rashly and negligently as to endanger human life; 280- Navigating any vessel; 282-Conveying for hire any person in an illegal manner; 283- Causing danger; obstruction to a public highway

جناب عبدالرحمان جمالی، پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب عبدالرحمان صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالرحمان جمالی، محترمہ! ہماری معلومات میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، وہ جی حافظ صاحب کی ڈیمانڈ ہے تو اب----

جناب عبدالرحمان جمالی، اب تو حافظ صاحب بھی satisfy ہو گئے ہیں، اب منسٹر صاحب تھوڑا سا رحم کریں، وہ ہمارے بزرگ ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ کم از کم جو لکھا ہے وہ تو پڑھ دیں ناں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین - جناب پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ محترمہ اتنا ہی کافی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر محترم کے علم میں یہ بات ہے کہ 1988 میں جب محترم وسیم سجاد صاحب وزیر قانون تھے اسی سینٹ میں یہ مسئلہ آیا تھا اور اس وقت حکومت نے یہ کہا تھا کہ ہم فوری طور پر review کر رہے ہیں ان تمام penalties کو تو 88 سے اب تک یہ under consideration ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین - پریس گیلری! پلیز آپ ذرا ڈسپلن کا خیال کریں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اب تک یہ under consideration ہی ہے یا اس پانچ سال میں اس کے اوپر کوئی definite proposal یا امنڈمنٹ ہوئی کیبنٹ میں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ۔ جناب عبدالشکور صاحب ۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالشکور السلام ، کچھ قوانین میں امنڈمنٹس اس عرصہ میں ہو چکی ہوئی ہیں ۔ کچھ under active consideration ہیں اور باقی under consideration ہیں ۔ پراونشل گورنمنٹ کو پوچھنا ہے ۔ آئیڈیالوجی کونسل کو پوچھنا ہے ۔ اور پھر دیکھنا ہے کہ ساریوں کو fit in کیسے کریں ۔ ان میں سے کچھ میں تو امنڈمنٹس ہو چکی ہوئی ہیں already اور لاء منسٹر صاحب کی پہلی جوکمٹمنٹ تھی ۔

That they are under consideration, they were under consideration, action was taken on some of them, some of them have already been amended. Some of them have been amended within this small period of few weeks.

Madam Acting Chairman: Next question 159 Dr. Rehan Sahib.

159. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state the time by which administrative approval for schemes proposed by Senator under Tameer-e-Wattan Programme during the year 1992-93, will be given?

Mr. Ali Khan Junejo: A total of 2158 schemes estimated to cost Rs. 646.514 million proposed by the Senators during 1992-93 were approved by Federal Development Committee for which Administrative Approval has already been issued.

729 schemes proposed by the Senators which estimated cost of Rs. 154.418 million were received after the last meeting of the FederalDevelopment Committee.

ڈاکٹر محمد ریحان ، جناب والا! سوال کے آخر میں جو فقرہ ہے A policy on all such schemes is under consideration of the Cabinet. کیبنٹ کی میٹنگ پچھلے Monday کو ہو چکی ہے مہربانی کرکے وزیر صاحب مختصرا بتا دیں گے کہ انہوں نے کیا فیصلہ کیا اس

کو ہو چکی ہے مہربانی کرکے وزیر صاحب مختصرا بتا دیں گے کہ انہوں نے کیا فیصلہ کیا اس بارے میں؟

میڈم قائم مقام چیئرمین:جناب علی خان جونیجو منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔

Mr. Ali Khan Junejo: It was on the agenda of the Cabinet, the agenda of the Cabinet meeting was unfortunately very long, we have to furnish it in the next meeting.

Madam Acting Chairman: Yes, Dr. Bishrat Ellahi Sahib.

Dr. Bisharat Ellahi: Madam Chairperson, the reply here is at varience to what the honourable Minister had stated in the Senate sometime ago. Here he says that a total of 2158 schemes estimated to sost so much proposed by a Senator and approved by Federal Development Committee for which administrative approval has already been issued. Does it imply that these schemes for which administrative approval has been given, funds would be released for them. Because last time we were told that the ongoing schemes would be kept going on but the ones which have not started; these will not go ahead.

Madam Acting Chairman: Honourable Minister.

Mr. Ali Khan Junejo: The schemes that were not already started will have to await the decision of the Cabinet.

Dr. Bisharat Ellahi: This is precisely the issue. This answer is at varience to what the Minister says on the floor of this House. There are 2 paragraphs to this answer, the 2nd paragraph says that certain schemes which were brought up after a certain date have not received the administrative

administrative approval?

Madam Acting Chairman: Yes, honourable Minister.

Mr. Ali Khan Junejo: I have already suggested that decision will be taken by the Cabinet.

میڈم قائم مقام چیئرمین، سپلیمنٹری سید محمد فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا، شکریہ میڈم ڈاکٹر صاحبہ! ڈاکٹر بشارت صاحب نے پوائنٹ آوٹ کیا۔ آپ نے سیکنڈ پورشن میں سوال میں کہاہے کہ ۲۶ جون کے بعد جو سکیمیں آئی ہیں تو کیا منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ پچھلے سال ستمبر اور اکتوبر میں جو سکیمیں دی گئیں تھیں۔ وہ سب approve ہوں گی۔ ان سب کے لئے فنڈز ریلیز ہونگے۔ پچھلے سال ۹۲-۱۹۹۱، ستمبر، اکتوبر، جولائی میں یا دسمبر سے پہلے جو سکیمیں دی گئیں تھیں۔ ان سب کے لئے فنڈز ریلیز کریں گے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، منسٹر علی خان جونیجو۔

Mr. Ali Khan Junejo: The answer is the same. It has to wait for the new policy by the Cabinet on this.

سید محمد فضل آغا، تو پھر یہاں کیوں لکھا ہے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، سپلیمنٹری پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئر پرسن صاحبہ! میں ایک بار پھر بڑے ادب سے وزیر محترم سے کہوں گا کہ ڈاکٹر بشارت صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے وہ بڑا واضح سوال ہے آپ نے یہ کہا ہے کہ during 1992-93, 2158 schemes were approved اور اس کے بعد کہا گیا ہے۔

جو The Committee for which administrative approval has already been issued.

pending ہیں before the Cabinet ا گر یہ جواب صحیح ہے اس کا تعلق صرف ان ۶۲۹، سکیموں سے ہے جو ۲۶ جون ۹۲. کے بعد تھیں لیکن حقیقت یہ ہے اور ہاؤس میں ہمیں پچھلی مرتبہ یہ جتایا گیا ہے کہ وہ تمام سکیمیں جو approved بھی ہیں اگر ان پر کام شروع نہیں ہوا تو ان پر پیسہ روک دیا گیا ہے۔ دونوں میں تضاد ہے اس لئے کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ Administrative

روک دیا گیا ہے۔ دونوں میں تضاد ہے اس لئے کہ آپ نے یہ کہا ہے کہ Administrative approval has already been issued. جس کے معنی یہ ہیں

Now it is only the question of release, not of approval. These cases are not going to the Cabinet. This is the contradiction.

میڈم قائم مقام چیئرمین: For those approved schemes. کہ آرڈرز issue ہو چکے ہیں یا نہیں۔

Mr. Ali Khan Junejo: The funds have been released but not for the schemes that are not started. Rather funds have been released for all of them

Madam Acting Chairman: For those approved schemes?

Mr. Ali Khan Junejo: But what I can state right now is that the funds for the on-going schemes will continue to be disbursed.

میڈم قائم مقام چیئرمین: عبدالرحیم خان مندوخیل آن سپلیمنٹری۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، محترمہ! سوال تو ہم سب نے کئے لیکن میں اپنے طور پر سمجھ نہیں سکا' یہاں دو پیراگراف ہیں۔ پہلے پیراگراف میں یہ ہے کہ ۲۱۵۸ سکیمیں جوکہ ۲۶ جون ۱۹۹۲ء تک انہوں نے منظور بھی کی ہیں اور انتظامی منظوری بھی دے دی ہے۔ دوسری جو ۲۹، سکیمیں جو ہیں وہ ۲۶ جون ۱۹۹۲ء کے بعد آئی ہیں اب یہاں جو آخری فقرہ ہے وہ یہ ہے a policy on all such schemes is under consideration of the Cabinet. یہ ان ۲۹، سکیموں کے لئے نئی پالیسی ہے یا وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ جن کی approval بھی آئی ہے لیکن سکیمیں شروع نہیں ہیں۔ ان کے لئے پیسہ release نہیں ہو رہا اسکے متعلق وزیر صاحب وضاحت فرمائیں؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب علی خان جونیجو صاحب۔

Mr. Ali Khan Junejo: Madam, as it is very clear from the answer, it is not the administrative approval. That was given before this government came in. Since this present government has come in, it has decided to review the whole

thing but no stoppage of funds has taken place for the schemes that had already started. That would abviously be waste of money that has already been spent.

Madam Acting Chairman:Dr . Bisharat Elahi last supplementary.

Dr. Bisharat Elahi: All I would ask through you, Madam Chairperson, from the honourable Minister that is he prepared to stick by the answer given to this question? If he is prepared to stick by the answer to this question then he should say on the floor of the House. He says that the money has not been released for the schemes that have not started. The answer written here is quite different from what he is saying. Does he stick to this answer and if he does then do we hold the government responsible for what is written over here otherwise he should say that the answer given here is inadequate and not clear.

Madam Acting Chairman: Mr. Ali Junejo.

Mr. Ali Khan Junejo: I stick to this answer including the last sentence in the first paragraph.

Madam Acting Chairman: Behrawar Saeed Sahib.

Akhunzada Behrawar Saeed: Will the Minister be kind enough to categorically state that the schemes approved in 19992-93 and money for the same has been sent to the premises and withheld and will that money be released or not, or is there still something lurking in the minds of the Cabinet? And what does he mean by on-going schemes, the schemes of 1990-91 or the schemes of 1992-93?

Mr. Ali Khan Junejo: Madam, by on-going schemes, I mean the

That is what I mean by on-going schemes.

Madam Acting Chairman: Next question 160, Mir Jabbar Sahib.

160. * Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Local Government and Rural Develpment be pleased to state the funds provided for the development schemes submitted by each Member of the Senate belonging to Balochistan under the Tameer-e-wattan Programme during the years 1991-92 and 1992-93 indicating also their names, name of scheme, total cost invoied, and present stage of work done on each scheme separately in each case with yearwise break up?

Mr. Ali Khan Junejo: A computer print out is enclosed.

(List has been placed in the Senate Library)

میڈم قائم مقام چیئرمین، ضمنی سوال۔

میر عبدالجبار، میں معزز وزیر صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کے جواب میں ایک بڑا پلندہ / ایک دفتر تھما دیا ہے جس پر ضمنی سوال کرنے کے لئے مجھے وقت چاہیئے تاکہ میں اسے پڑھ کر ضمنی سوال کر سکوں۔ تاہم ان کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، وزیر اعظم پاکستان۔ جناب معین قریشی ایوان میں تشریف لا رہے ہیں۔

(اس موقع پر وزیر اعظم پاکستان جناب معین قریشی ایوان میں تشریف لائے)

میڈم قائم مقام چیئرمین، ضمنی سوال، میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار، میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے ۹۱-۱۹۹۲، اور ۹۲-۱۹۹۳ء میں تعمیر وطن پروگرام کے تحت جو سکیمیں سینیٹرز حضرات کو دی تھیں ان میں disparity

ہے۔ اس وقت کے سینیٹرز حضرات جو ۹۱-۱۹۹۲ء میں تھے ' ۹۲-۱۹۹۳ء میں تھے اور جو حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھے تھے ' ان کو صرف ۵۰ لاکھ روپیہ کی سکیمیں دی گئیں جب کہ حزب اقتدار کے لوگوں کو ایک کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ کی ' اس تفاوت کا کیا آپ کوئی جواز پیش کر سکیں گے؟

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب علی خان جونیجو صاحب۔

Mr. Ali Khan Junejo: I think, the Prime Minister will be in a better position to answer the question.

Madam Acting Chairman: The Question Hour is over. Mr. Gulazar Ahmed Khan, on a point of order.

Discussion On The Economic Package Implemented By The Caretaker Government.

جناب گلزار احمد خان، محترمہ! خوش قسمتی سے وزیراعظم صاحب اس ایوان میں تشریف لائے ہیں۔ سب سے پہلے تو میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ ان کے دل میں ہمارے لئے محبت پیدا ہوئی ہے کہ یہ تشریف لائے ہیں اور انہوں نے ہمیں یاد کیاہے۔ اس کے ساتھ ہی میں تھوڑا سا محبت سے شکوہ بھی کروں گا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ابھی ان کو پہلے بات کرنے دیں۔

جناب گلزار احمد خان، محترمہ! آپ مجھے صرف ایک منٹ تو دیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، گلزار احمد خان صاحب۔

جناب گلزار احمد خان، میں ایک منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پارلیمنٹ ملک کے سیاسی ' معاشی اور معاشرتی معاملات کو طے کرنے اور------

میڈم قائم مقام چیئرمین، ذرا شارٹ کریں۔

جناب گلزار احمد خان، ان طے شدہ قوانین پر عمل درآمد کرنے کا ایک واحد ادارہ ہے یا گھر ہے اور ہم اس گھر کے افراد ہیں۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو وزیراعظم کے پاس

کابینہ موجود ہے' یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وزیراعظم نے اپنے جیسے تمام کابینہ کے وزیر لئے ہیں۔ جولائق ' قابل اور پڑھے لکھے لوگ ہیں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جناب ایک مثال صادق آتی ہے۔ اس وقت حافظ صاحب تو چلے گئے ہیں۔ ایک حافظ تھے' ان کو کسی نے کہا کہ حافظ جی! حلوہ پکا ہے' انہوں نے کہا کہ ہمیں کیا۔ (میں یہ حافظ حسین احمد صاحب کو نہیں کہہ رہا ہوں) تو انہوں نے کہا کہ جی جناب حافظ صاحب! آپ کے لئے پکا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر تمہیں کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ معاشی طور پر وزیراعظم صاحب بہت قابل ' بہت لائق انسان ہیں۔۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: آپ ذرا شارٹ کریں۔

جناب گلزار احمد خان: تو مہربانی کرکے یہ معاشی قابلیت اور اہلیت ہمارے لئے کام میں لائیں اور اتنا بڑا پیکیج جو انہوں نے دیا ہے۔۔۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: ابھی آپ بحث نہ کریں۔ ان کی ststement کے بعد یہ بات ہو سکتی ہے۔

جناب گلزار احمد خان: جی ' صرف آدھا منٹ ' تھوڑا سا وقت دیں۔ بڑی مشکل سے موقع ملا ہے وزیراعظم سے بات کرنے کا۔ تو جو انہوں نے معاشی پیکیج بنایا ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ سیاسی پارٹیوں کو اور عوام کو پسند نہیں آیا ہے۔۔۔۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: گلزار صاحب یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب گلزار احمد خان: میں صرف ایک بات عرض کرکے ختم کر رہا ہوں۔ میں آخری بات کرکے ختم کر رہا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: آپ اتنی لمبی سٹیٹمنٹ نہیں دے سکتے ہیں۔

جناب گلزار احمد خان: آپ مجھے آخری بات تو کرنے دیں۔

Madam Acting Chairman: Mr. Muhammad Ali Khan, Leader of the House.

Muhammad Ali Khan: Mohtarama Chairperson! I welcome the Prime Minister of Pakistan in this August House and, on behalf of my party, I assure him all help, assistance and cooperation in all those schemes which he would like to place before the nation for the good of the country and people at large. We have never believed in any confrontation what so ever. We have always tried to help in the affairs of the Senate. We have always tried to help all the governments whether we were in the government or in the opposition. Here, the Senate is a small House but I am sure it is full of those people who have mature minds and they do apply their minds quite often to all the things which are placed before the House and we give good ideas and proposals to the Government. We have a Committee on Assurance and when the Ministers give us assurance and those things are not taken up, again, we take up the cases in those committees and things go on like this and by the grace of God Almighty the decorum of the House has been kept up to this very day and the cooperation has been going on with all the governments and lot of things have been done here specifically in our committees. Prior to these committees we always discussed various issues here in the House but when the committees were made, now the entire nation knows that a lot of work has been done in the committees and we have saved lot of time of this august House. Later on the National Assembly followed us but of course to our great disappointment their House was dissolved and today the Senate is the only representative body fuctioning in the country and all the eyes are fixed on this House. I again thank the Prime Minister to have come to this House and to appraise us of what the Government intends to do as for as the package has been given. There has been a number of speechs, it is still under discussion and quite a number of Members would be taking part

in the debate but I am sure a right direction would be shown to us and all those difficulties which we face would be *Insha Allah* solved. With these words I thank you Madam.

Madam Acting Chairman: Thank you Professor Khursid Ahmed Sahib.

پروفیسر خورشید احمد:بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! میں قائد ایوان جناب محمد علی خان صاحب کے جذبات کی تائید کرتا ہوں اور اپنی جماعت کی طرف سے جس کا تعلق حزب اختلاف سے ہے محترم وزیر اعظم کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس ایوان کے اندر ہماری دلی خواہش تو یہ تھی کہ حلف اٹھانے کے فوراً بعد وہ اس ایوان میں آتے اور الیکشن کے بارے میں بھی اور معاشی پیکج اور دوسری تبدیلیاں جو انہوں نے تجویز کی ہیں ان کا اعلان اس ایوان میں کرتے لیکن بہر حال ان کی مجبوریاں تھیں ۔ وہ یہ نہیں کر سکے۔ آج وہ یہاں آئے ہیں اور ہم دل کی گہرائیوں سے ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور ان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا رویہ ہمیشہ یہ رہا ہے اور رہے گا کہ جو بات صحیح ہوگی اس کی تائید ہم کریں گے۔ اور جو بات غلط ہوگی اس پر ہم بھر پور احتساب کریں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں جو بحث ہو رہی ہے۔ ضرور محترم وزیر اعظم صاحب تک اس کے ضروری نکات ان کے وزراء اور عملے نے پہنچائے ہوں گے اور آج یہ موقع ہے کہ وہ اس ایوان میں کھلے دل کے ساتھ اپنی پالیسی کو پیش کریں اور وہ سوالات جو یہاں اٹھائے گئے ہیں جن کا تعلق معاشی پیکج کے خالص معاشی پہلووں سے بھی ہے اور سیاسی پہلووں سے بھی ہے۔ کسی نے حکومت کی constilutionality یا legality کو چیلنج نہیں کیا۔ لیکن Caretaker Government کی propriety اس قسم کے معاملات کو طے کرنے کے بارے میں جو مختلف رائے ظاہر کی ہیں ضروری ہے کہ اس پر گفتگو ہو اور وہ اس بارے میں اپنے موقف سے ہمیں آگاہ کریں۔ اس طرح اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جو نتائج نکلے ہیں اس پیکج کے اور جس سے قوم مضطرب ہو گئی ہے۔ ہمیں آگاہ کریں۔

ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ انتخابات ہوں اور بروقت ہوں اور خدا گواہ ہے کہ ہماری پوری

کوشش ہے کہ کوئی چیز قانون کے خلاف نہ ہو۔ امن و امان کا احترام کیا جائے اور حالات سازگار بنائے جائیں تاکہ انتخابات ہو جائیں لیکن یہ ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ دیکھیں معاملات محض اکنامکس کا نہیں political economy کا ہے کہ جو اقدام کئے جا رہے ہیں ان کے عملی نتائج کیا نکل رہے ہیں اور عوام میں اس کا کیا ردعمل ہے اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج ان کے پیکیج کے بارے میں ملک میں احتجاج ہو رہا ہے۔ آج ان کا ریڈیو اور ان کا ٹی وی امتحان پر ہیں اور ہم یہ دیکھیں گے کہ کہاں تک دیانتداری کے ساتھ جتنی ہڑتال ہوئی ہے۔ جن جذبات کا اظہار کیا جا رہا ہے ان کی عکاسی کرتے ہیں یا ماضی کی حکومتوں کی طرح چناؤ کے انداز میں محض ایک رخ کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں جن پر کہ آج وہ امتحان پر ہیں ۔ ہم ان کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں لیکن ساتھ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ ان تمام چیزوں کا سامنا کریں۔ ایوان کے اندر، قوم کے اندر۔ ہم ایک جمہوری معاشرہ ہیں۔ ہم ایک جمہوری ملک ہیں۔ ہم جمہوری عمل چاہتے ہیں اور اس میں ہمیں توقع ہے کہ وہ ایک جمہور پسند انسان کی حیثیت سے ان معاملات کا سامنا کریں گے۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب، حافظ صاحب آپ ذرا مختصر بیان دے دیں کیونکہ وزیراعظم پاکستان نے بھی بیان دینا ہے۔

حافظ حسین احمد : شکریہ، محترمہ چیئرمین صاحبہ! ہمیں ان کی مصروفیات کا احساس ہے لیکن ہمیں اس ایوان بالا کی اہمیت کا بھی اس سے زیادہ احساس ہے۔ جناب والا! ہم نے اس ایوان کے فلور پر ہر وقت یہی گزارش کی ہے کہ ملک کے جمہوری اداروں اور خصوصاً اس ایوان کا استحقاق مدنظر رکھا جائے۔ ہمیں خوشی ہے کہ نگران وزیراعظم صاحب آج ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں، اگرچہ انتخابات قریب ہیں اور ان کی نگرانی کے ایام بھی صرف ۲۳، ۲۴ دن ہیں لیکن کاش بہتر ہوتا کہ اس ایوان کے ابتدائی دنوں میں وہ تشریف لاتے اور جو مسائل تھے ان کے بارے میں خصوصاً ان کا جو اقتصادی پیکیج ہے اس کے بارے میں ایوان کو اعتماد میں لیا جاتا۔ بہر حال اس ایوان کی روایات رہی ہیں اور اس ایوان نے ہمیشہ حکومت وقت کے ساتھ تعاون کیا ہے تاکہ ملکی حالات کو نئے انداز سے چلایا جا سکے۔ بدقسمتی سے نگراں وزیراعظم صاحب کوئی ۲۵ سال سے زیادہ ملک سے باہر رہے۔ یہاں کے حالات، چاروں اکائیوں کے حالات، ملک کے استحکام اور وفاق

کی صورتحال، ملک کے سیاسی اور آئینی مد و جذر ایسے حالات ہیں جن کے تقاضوں سے وہ شاید ناواقف ہوں اور اس سلسلے میں ہمیں عالمی حالات، سویت یونین کا ٹوٹ جانا، افغانستان کی آزادی اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے مہلک اثرات اور جرائیمی صورتحال کا بھی احساس ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انتخابات سر پر ہیں لیکن اس ایوان کو بہر حال اعتماد میں نہیں لیا گیا اور اقتصادی پیکج کے لئے ہم پھر بھی یہی گزارش کریں گے کہ آنے والی حکومت جو انتخابات کے میدان میں عوام کے اعتماد کے ساتھ آئے گی۔ اس کا یہ حق ہے کہ وہ ملک کو کونسا آئین اور کون سا نظام فراہم کرے بہرحال اس کے باوجود میں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اور اسلامی جمہوری محاذ کی طرف سے نگران وزیراعظم کا خیر مقدم کرتا ہوں اور یقیناً ہم نے جو کچھ یہاں کہا یا جو ہمارے احساسات تھے وہ ملک و ملت کے مفاد میں اور ہم نے اپنے نقطہ نظر اور اپنے نظریات کی بات کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ان تمام کو ہدایت عطا فرمائے۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ، جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ اس وقت ہمارے درمیان نگران وزیر اعظم صاحب سینٹ میں تشریف فرما ہیں۔ میں سینٹ کے دوسرے محترم ساتھیوں کی طرف سے جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے ان کی تائید کرتا ہوں اور انہیں یہاں سینٹ کی کارروائی میں حصہ لینے کے لئے خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ جناب چیئرمین! موجودہ سیاسی صورتحال جس طرح ملک میں ہے اور نگران وزیراعظم صاحب اور ان کی نگران کابینہ کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کے حوالے سے بنیادی کام جو ان کے سپرد ہے وہ انتخابات کا کرانا ہے۔ یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے کہ انہیں اس پر توجہ دینا پڑے گی اور سینٹ جو پارلیمنٹ کا اہم ادارہ ہے اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ جناب وزیراعظم صاحب نے اس دوران میں جن پالیسیوں کا اعلان کیا ہے ان میں کچھ ایسی ہیں جو ان کے بنیادی منصب یعنی جو اس وقت انہیں ذمہ داری سونپی گئی ہے اس سے ذرا دور پڑتی ہیں مثلاً انہوں نے جو پیکج دیا ہے اس سے ایک طرف مہنگائی، دوسری طرف بنیادی مسائل، پرائیویٹائزیشن جیسے مسائل اور ان کے متعلق فیصلے جوکہ ان کی ذمہ داریوں میں نہیں آتے کئے گئے ہیں۔ کیونکہ آنے والے انتخابات کے نتیجے میں جو ملک کو گورنمنٹ ملے گی۔ جو پارلیمنٹ نمائندگی کرے گی۔ یہ ان کے مسائل ہیں۔

بہرصورت جناب وزیراعظم صاحب موجودہ صورتحال میں انتخابات ، مہنگائی اور پیکیج سے جو ہماری زندگی پر اثرات پڑتے ہیں اور جیساکہ حافظ صاحب نے ابھی کہا کہ افغانستان کو آزادی ملی، نہیں افغانستان میں جارحیت ہوئی اور جس کے نتائج آپ کے سامنے ہیں کہ ابھی تک دہشت گردی اور یہ جو ابھی ہم کہہ رہے ہیں۔ کل وزیراعظم صاحب نے فرمایا تھا کہ ہیروئن بیرنز Heroin Barons یہاں ہیں اور تمام دنیا کو ہیروئن یہاں سے جا رہی ہے۔ یہ اس جنگ کے نتائج ہیں بلکہ میں اتنی نشاندہی کروں کہ یہ جنگ افغانستان کے خلاف اس ہیروئن کے ذریعے فنانس کیا گیا تھا۔ یہ ہیروئن یہاں کیوں زیادہ ہوئی ہے؟ اس سے فنانس کیا گیا تھا۔ ایسے اہم مسائل پر وزیراعظم صاحب اپنی رائے دیں گے لیکن ہم ان سے تعاون کریں گے اس حد تک کہ وہ مثبت ہوں اور وہ ہمیں ایسی بنیادی مشکلات میں involve نہ کریں۔ باقی میں پھر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور امید ہے کہ ان کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ اچھے انداز سے پوری کریں گے۔ خدا ان کو کامیاب کرے اور اس ملک کے عوام کے لئے جمہوری حکومت لانے میں کامیاب کرے۔ مہربانی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین ، جناب میر عبدالجبار صاحب جی۔ مولانا صاحب ان کے بعد آپ ہیں جی۔

میر عبدالجبار ، شکریہ محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی ، جمہوری وطن پارٹی کی جانب سے نگران وزیراعظم صاحب کا اپنی اور اس مقدس ، معزز ہاؤس کے ممبران کی جانب سے ان کے یہاں آنے پر خیر مقدم کرتا ہوں اور ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں قائد ایوان جناب محمد علی خان صاحب سے اور جناب پروفیسر خورشید صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے مزید گزارش کروں گا کہ ہمارا ملک جو چھ سات ہفتے قبل جن سیاسی بحرانوں کے گرداب میں مبتلا تھا اس وقت بہت سوچا گیا، بہت دیکھا گیا، کہ اس کا مداوا اور کیونکر کیا جائے ، کیسے اس بحران سے نکلا جائے یعنی سیاسی بحران سے، تو اس وقت کے ارباب اختیار جب سر جوڑ کر بیٹھے تو انہیں محسوس ہوا کہ دراصل اس سیاسی بحران کی وجہ معاشی بحران ہے وہ معاشی بدحالی ہے جو حد درجہ اقتصادی بدحالی ہے جس سے یہ ملک دو چار ہے تو انہوں نے جن کی مختلف سیاسی پارٹیاں تھیں جن کے مختلف پروگرام تھے یعنی اس وقت کے صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان صاحب اس وقت کے وزیر اعظم جناب میاں نواز شریف صاحب اور اس وقت کی قائد حزب

اختلاف محترمہ بے نظیر صاحبہ اور ہماری افواج کے سالار جناب عبدالوحید صاحب نے مل بیٹھ یہ کر سوچا کہ اس بحران کا حل صرف اس میں ہے کہ ہمیں ایک ایسا شخص چاہیئے جو معاشیات اور اقتصادیات کا ماہر ہو ' جو ہماری معاشیات کو صحیح خطوط پر لے چلے۔ ان سب کی مشترکہ نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جو ورلڈ بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔ نمبر ۲ پر کام کر رہا تھا فیصلہ ہوا اور متفقہ طور پر ان کو بلوایا گیا' پہلے تو انہوں نے آنے سے معذرت کی بعد میں انہوں نے ملکی حالات کو دیکھتے ہوئے ' میں سمجھتا ہوں نہایت احسن فیصلہ کیا اور یہاں تشریف لائے اور آج وہ ہمارے وزیراعظم ہیں۔

یقیناً آپ ایک ماہر اقتصادیات ہیں۔ جناب والا اس ملک کی سیاسی کمزوری کی ' اس کی سیاسی انحطاط کی اور باقی تمام خرابیوں کی بنیادی وجہ صرف اور صرف معاشی بحران ہے اور اس کی فلاح معاشی اصلاحات میں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ نے جس طرح معاشی پالیسیوں کا معاشی اصلاحات کا آغاز فرمایا ہے۔ ہم انشاء اللہ بحرانوں سے گزر جائیں گے۔ اور جناب ان لوگوں کو جنہوں نے بارہ کروڑ عوام کے پیسے کھائے ہیں' اربوں روپے ہضم کئے ہیں۔ جس طرح آپ نے ان سے وصول کرنے میں پہل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے اور ان غریبوں کا ' بارہ کروڑ عوام کا پیسہ جن لوگوں کی جیبوں میں ہے جس میں کہ ہمارے وہ لوگ جوکہ اسمبلیوں میں بیٹھے تھے وہ ہضم کر گئے ہیں ان سے آپ نکالیں گے ۔ ہمارے ۲۰۷ ارکان نیشنل اسمبلی میں سے ۱۷۰ کے قریب (جو figures میں نے اکٹھی کی ہیں) ایسے لوگ ہیں جوکہ آپ کے ڈیفالٹرز ہیں قرض نادہندہ گان ہیں۔ علیٰ ہذالقیاس ۴۶۰ ہمارے صوبائی اسمبلیوں کے ممبران بنتے ہیں اس میں سے تین سو سے کچھ اوپر ممبران بھی اس جرم کے مجرم ہیں جو قرض نادہندگان کے زمرے میں آتے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ جہاں آپ اقتصادی پیکج دے رہے ہیں اور جہاں defaulters سے پیسہ وصول کررہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں یہ احسن اقدام ہے۔ اس کو آپ جاری رکھیں۔ اس صدارتی حکم کو نیشنل اسمبلی کا انتخاب لڑنے والے ممبران پر یا دوسرے پارلیمنٹیرینز سے قرض وصول کرنے پر یا انہیں آئندہ انتخاب سے debar کرنے پر لاگو نہ رکھیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر نادہندہ سے ایک ایک پائی وصول کی جائے۔ تاکہ اس ملک کی اقتصادی حالت صحیح ہو جائے اور معاش میں ہم خودکفیل ہوجائیں۔ تباہ شدہ معیشت کو سنبھالا ملے۔ میں ایک دفعہ پھر جناب وزیراعظم صاحب کا از حد مشکور ہوں کہ وہ ہمارے ہاں یہاں تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں۔ بہت بہت شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب مولانا سمیع الحق صاحب۔

مولانا سمیع الحق، بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جناب وزیراعظم صاحب میں بھی اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے اور سینٹ کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ان جذبات کی تائید کرتا ہوں جس کا اظہار میرے ساتھیوں نے کیاہے۔ اس ایوان میں ہم سب آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک عظیم اور نازک ذمہ داری عبوری گورنمنٹ کے کندھوں پر ڈالی ہے اللہ تعالیٰ ان سے انہیں عہدہ برآء ہونے کی توفیق دے۔ یہ ایک بڑی نازک ذمہ داری ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو حکومت سپرد کی گئی ۔ جس کے کاندھوں پر ذمہ داری ڈالی گئی گویا بغیر چھری کے اس کو ذبح کیا گیا۔ اتنا نازک امتحان ہے امانت ہے خداوند تعالیٰ کی تو ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش اسلوبی سے اس امانت سے عہدہ برآء فرمانے اور قوم کو آپ سے پوری توقعات ہیں خاص طور سے الیکشن کا ایک عظیم مرحلہ درپیش ہے اور وزیر اعظم کا سب سے بڑا بوجھ جو ہے، ذمہ داری جو ہے وہ امن و امان اور خوش گوار صورتحال میں الیکشن کو تکمیل تک پہنچانا ہے۔ باقی امور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔

دشمن چاہتا ہے کہ اس عظیم امتحان میں آپ ناکام ہوں اور یہ ملک بحرانوں میں رہے اور الیکشن بحسن و خوبی تکمیل تک نہ پہنچے۔ اس کی سب سے بڑی مثال کل کے افسوسناک واقعات ہیں کہ لاہور میں بے گناہ اورمعصوم شہریوں کو مسجد میں بھون ڈالا گیا ہے۔ وہ خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھے۔ اس کے درپردہ فرقہ واریت یا ایسے عوامل نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نازک موقع پر اس ملک کے امن و امان کو سبوتاژ کرنا ہے۔ اس میں آٹھ بے گناہ شہری ہلاک ہوئے۔ وہ فرقہ واریت میں ملوث نہیں تھے۔ ان میں سے ایک کو میں جانتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر بشارت الہی صاحب کے بھی عزیز تھے اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کے بھانجے تھے۔ وہ ایسےمعصوم صفت انسان تھے کہ وہ کسی دفتر میں ایک منٹ کے لئے پنکھے کے نیچے بیٹھنا بھی جائز نہیں سمجھتے تھے کہ جب وقت نہ ہو۔ حافظ عبدالرزاق صاحب کو انسانی شکل میں اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بنایا تھا۔ لیکن وہ سب شہید ہوئے کراچی میں کل میں تھا۔ وہاں نیو ٹاؤن کی جامع مسجد پر حملہ ہوا۔ شیل چلائے گئے ۔ آنسو گیس پھینکی گئی ۔ یہ ایک زبردست منصوبہ اور سازش ہے کہ الیکشن کا مرحلہ نہ آنے اور یہ ساری

محنتیں سبوتاژ ہوں۔ پوری توجہ حکمران جماعت کی ان کی سختی سے سرکوبی کی طرف ہونی چاہیئے اور جو کنفیوژن وقتاً فوقتاً پیدا ہو رہا ہے کہ الیکشن نہیں ہو رہا ہے اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں۔ عوامل کیا ہیں۔ بی بی سی کیوں روزانہ کنفیوژن پیدا کرتا ہے۔ اس پر بھی آپ ایک واضح اعلان فرمائیں، حتمی، کہ الیکشن ہر حال میں ہوگا۔ اور انشاء اللہ ہماری توجہ امن و امان کے برقرار رکھنے پر رہے گی۔

دوسرے امور اقتصادی اصلاحات ہیں۔ میں بھی اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ بہت گھمبیر مسائل ہیں اور کسی کے پاس الہ دین کا چراغ نہیں ہے کہ چند مہینوں میں کیا چند سالوں میں بھی ان مشکلات کا حل نکالے۔ اس دلدل میں اگر آپ پھنس گئے تو عوام کی جو توقعات ہیں ان کو بھی ٹھیس پہنچے گی اور اصل مسئلے سے آپ کی توجہ ہٹ جائے گی۔ یہاں واقعتا میں آپ کو بتاؤں کہ غریب اس کو نہیں دیکھتا کہ پانچ دس سال بعد مجھے کیا خوشحالی پہنچتی ہے۔ آپ کو نیک نیتی سے اقدامات کرنے ہوں گے تاکہ پانچ دس سال بعد ملک کی تقدیر تبدیل ہو جائے لیکن یہاں تو غریب پہلے سے ہی نان جویں کو ترس رہا ہے اور جان کنی کے عالم میں اس کی زندگی گزر رہی ہے۔ جب اچانک ایک دن میں نے پوچھا کہ چینی ۱۲، ساڑھے ۱۲ روپے سیر تھی جب آپ نے روپے کی قیمت کم کر دی اور ایک ہفتے میں دو دفعہ کر دی تو ۱۶ روپے تک ہمارے گاؤں میں چینی کی قیمت پہنچ گئی۔ ۱۲ روپے سیر سے ۱۶ روپے، اس طرح سارے حالات۔

پھر یہ اقتصادی اصلاحات کے بعد تو بہت بڑی گویا مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اور یہ بھی باتیں کی جا رہی ہیں کہ آپ نے سینٹ کو تو اعتماد میں نہیں لیا۔ لیکن کیا یہ بات صحیح ہے کہ آپ نے نواز شریف صاحب سے اور بے نظیر صاحبہ سے مشورہ کیا اور اس کی، قوم کی رائے، آپ کو اس معاملے میں حاصل ہے؟ آج قوم یہ تینوں کی طرف دیکھ رہی ہے کہ حکومت اور بے نظیر اور نواز شریف یہ تینوں، یہ تثلیث کیسے اکٹھا ہو گیا۔ اب وہ سڑکوں پر نکلے ہیں، چیخ رہے ہیں کہ احتجاج بھی کریں تو کس سے کریں۔ آپ ایسے اقدامات کریں کہ جو روٹی کو ترس رہے ہیں وہ الیکشن تک کم از کم روٹی کے لئے نہ ترسیں۔ اور آپ کا یہ دور ان کو ہمیشہ یاد آتا رہے کہ وہ دو تین مہینے امن و امان سے اور خوشحالی سے اور امن و سکون سے وقت گزارا تھا۔ آپ نے بدعنوان عناصر کے خلاف اقدامات شروع کئے ہیں۔ اس کی ہم مکمل تائید کرتے ہیں، تحسین کرتے ہیں لیکن اس میں بھی آپ کو بہت احتیاط ملحوظ رکھنا ہوگی کہ کوئی گندم کے ساتھ گھن بھی نہ پس جائے

اور بے گناہ لوگ اس کی زد میں نہ آئیں۔ اگر قرض نادہندگان ہیں تو ان سے قرض وصول کریں اور ان کو قرار واقعی سزا دیں اور ان کو نااہل قرار دے دو لیکن اگر اس میں کوئی قانونی اور ضابطوں کے اندر ملک کی تعمیر و ترقی کے سلسلے میں اقتصادی عمل میں شریک ہوئے ہیں تو ان کا خیال رکھا جائے ورنہ سارا سسٹم ہی آئندہ مستقبل میں خطرے میں پڑ جائے گا کیونکہ قرضوں وغیرہ کے بغیر تو نظام ہی نہیں چلتا' کوئی صحیح شکل میں بھی اقتصادی کاروبار' لیکن واقعی بدعنوان بڑے بڑے جو قوم کے مفادات پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ ان کو سخت سزا ملنی چاہیئے۔

اس کے ساتھ آپ کو پھر کواپریٹیو سوسائیٹیوں کا مسئلہ بھی لینا چاہیئے جو پچھلے دور میں لگا رہا۔ بے نظیر کی حکومت بھی سبز باغ دکھا رہی تھی اور نواز شریف کے تو چیک تقسیم ہو گئے لیکن لوگ تڑپ رہے ہیں پنجاب کے۔ کواپریٹیو سوسائیٹیز کا مسئلہ از سر نو توجہ کا مستحق ہے۔ اسی طرح تاج کمپنی کے ساتھ قرآن حکیم کے مقدس نام پر جو ظلم ہوا ہے عوام کے ساتھ وہ بھی سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں۔ ایسے بڑے بڑے جو گھپلے ہوئے ہیں فوری طور پر آپ ان کے بارے میں کچھ اچھے اقدامات کریں۔ اس لئے آخر میں میں گزارش کروں گا کہ تعمیر وطن کے سلسلے میں بھی کچھ مثبت اور متوازن پالیسی اختیار کریں کیونکہ ہمارے جو کام جاری رہتے ہیں حکومتیں بدل جاتی ہیں' میں پچھلے آٹھ دس سال سے ان تجربوں سے گزرا ہوں۔ مجھے بنیادی طور پر تعمیر وطن میں الحمد اللہ ذاتی طور پر کوئی وہ نہیں ہوتا' نہ مجھے پتہ ہوتا ہے کہ کیسے یہ سسٹم چلتا ہے لیکن بیچ میں پائپ بچھے ہوتے ہیں' دیواریں بنی ہوتی ہیں صرف چھت ڈالنا ہوتی ہے۔ گویا ایک کروڑ روپے میں ۸۰ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہوتے ہیں تو ۲۰ لاکھ کی وجہ سے وہ ۸۰ لاکھ روپے سارے لوٹ لیتے ہیں۔ لوگ پائپ بھی لے جاتے ہیں اور دیواریں بھی۔ تو جو کام مکمل نہیں ہو سکے ہیں ان کو فوری طور پر مکمل فرمائیں۔

سینٹ باقی ہے' اللہ نے اس کو قائم رکھا ہے اور یہ مستحکم ادارہ ہے اور یہ قابل فخر ادارہ ہے جو بحرانوں میں ہمیشہ رہنما ثابت ہوا ہے۔ تو اس سینٹ کے سلسلے میں کم از کم وہ تعمیر وطن کے سارے پروگرام بغیر امتیاز کسی پالیسی اور سیاسی تعصب کے سب ارکان کے جاری رہنے چاہئیں۔ ہم خلوص سے دعا کرتے ہیں سب ممبران سینٹ کہ اللہ آپ کو ان تمام امتحانات میں کامیاب فرمائے اور سرخروئی سے ہمکنار کر دے۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جناب بشیر مٹہ صاحب!

Mr. Bashir Ahmed Matta: Thank you very much Madam Chairperson. It is not for the first time that I welcomed the honourable Prime Minister in this House. I welcomed him when you invited him for a dinner and we, the Senators, gathered together with him and exchanged ideas.

Mr. Prime Minister, I welcome you with an open heart like my brother Senators here who have expressed their views: but I will be failing in my duty and I will not properly discharging the trust that I carry from the people who have sent me to this House, if I don't express my frank opinion with regard to some of the policies which you have chosen to adopt as the Caretaker Prime Minister of this country.

Sir, when I welcomed you first, it was an unalloyed and unstinted welcome. Then we had the hope and the expectation that your mandate, for which you were chosen through an agreement, will be fulfilled in its entirety and purely and exclusively. Then, we had the thought in our minds that you had come to this country to take us across the problems that were created at that time, and to land us on a safe shore, so that the normal politics of the country could be revived and an elected government, when installed could pursue the policies for which it had a mandate from the people of this country. But with due respect, I would submit, Madam Chairperson, that when the Prime Minister was half way through the tenure that was given to him, he considered it proper to interfere with some of the basic economic policies of this country. I think that the policies that he has implemented or which he is going to implement will leave nothing to the proper government, the elected government, when it will be in its place, when it will come in to being. He has already devalued the currency of the country; he has proposed to impose an agriculture tax; he has blocked the Tameer-e-Watan

programme of the Senators; he has imposed an unbearible burden on the poor people of this country by increasing the prices of all the essential goods. As I said yesterday in this House, when you put the last straw on the camel's back, the camel's back, they say is broken by the last straw, but here there is no back, you have put burden on a back which does not exist. You are drawing water from the wells which are dry. You have your dry buckets in the treasury and you want to draw water from the wells, but where are those wells? They are dry, they are the poor and wretched people of this country. I must bring it to the notice of the honourable Prime Minister, who has lived long outside this country, that the measure of the misery and wretchedness of the poor in this country must be seen to be believed. If you walk into the hamlets of the poor. If you go to the village and the countryside, where there is no education, where the health facility exists only in name, where there is no communications facility, then what do you expect from these people to give to you? They are just breathing, just existing, they are not living. Now to impose further burden on these people who are living in such wretchedness and misery is cruel, to say the least.

So, I would request you most solemnly, Sir, in the interest of the poor people of this country who are almost always forgotten by the people who sit in high places to withdraw your economic decrees. When we sit in these gilded halls, these well lit halls, we tend to forget the people who have sent us here. So, I want to bring them face to face with you and beseach you in the name of the poor and forgotten people of this country. They don't have any health care-half the population of this country is sick, they are suffering from a number of diseases and there is no body to care for them. Please withdraw those of your decrees and measures which cannot be borne and tolerated by the people of this

country, for which the people of this country have no capacity. Whatever damage has been done is already done, but to avoid further damage, I would reguest to you most sincerely to withdraw all those steps which are possible to withdraw now in the short time that is left to you. I am coming to another point Madam Chairperson.

Madam Acting Chairman: Please be short.

Mr. Bashir Ahmed Matta: I will be very short, but it is important, Madam Chairperson, because non of my brother, Senators mentioned this point. The honourable Prime Minister has stopped the *Tameer-e-Watan programme* of the Senators. Now what is *Tameer-e-Watan* ? It means the construction of the country, and I tell you, honourable Prime Minister, that this money was not given into the hands of the Senators: it were the proposals which were invited from the Senators. They proposed works of the public welfare to the government and these were executed by the government itself. If you are a bureaucrat and can manage the whole country. If the bureaucrats spend billions of rupees belonging to this country under various budgetary allocations, then why can't the representatives of the people propose to the government to execute certain works which are for the benefit of the people of this country? Now, I don't understand, Sir, as I told you, when you came, we welcomed you with an open heart why did you sully that atmosphere by unnecessarily withdrawing certain, not concessions, but certain privileges or rights, which were given to the Senators in the best interest of the people of the country; and mind you, Sir, we have not forgotten those people about which I spoke to you just now. We don't propose to the Government out of the Senators fund to build

palaces. No, we ask them to build something for those forgotten people who have no voice to reach the high places and high government offices in this country.

Madam Acting Chairman: Thank you.

Mr. Bashir Ahmed Matta: With this, Sir, I now come to the end of my speech, but just with one little observation. Now the elections are on and some people are going to be disqualified for the loans which are outstanding in their names. They are defaulteres. I would bring to your kind notice that there are two types of defaulters. There are those people who are dishonest, who have been drawing the blood of the poor people of this country for their own welfare and for the welfare of their progeny, but there are other industrialists who really were new to this field and some of these industrialists were caught in the whirlpool of the circumstances which were beyond their power. I will give you, Sir, an example. The Government of this country announced that it will establish a special industrial estate in Gadoon Amazai in a very remote area of my Province. Now, they announced a pakage of concessions and the people were drawn towards investing in that industrial estate. So, they took all their savings and they took loans from the banks and they *staked* all in their industrial enterprises;but later on the Government withdrew the concessions, and those industries failed because they were industries existing in a wilderness. How could they compete with industries situated in places like Karachi or Lahore? So, the industrialists who were drawn by the concessions of the Government and then left in the lurch, left high and dry, they have been ruined financially and, of course, the loans which they drew from the banks, they have no capacity to repay them. So, I would request

that all these cases should be processed from case to case. The dishonest defaulters should be punished, not only from 1985, but right from 1947. All those who have defrauded this country, cheated this country, they must be punished; but those who are innocent, they must be spared and benignity and kindness must be shown to them.

Madam Acting Chairman: Thank you Mr. Gulzar Ahmed Khan Sahib.

جناب گلزار احمد خان: میں جناب پیپلز پارٹی اور اپنی طرف سے جناب وزیراعظم صاحب سے خوش آمدید کہتا ہوں اور جیسے کہ میں نے اس سے پیشتر یہ عرض کیا تھا کہ یہ ایوان ایک گھر ہے۔ ایک ادارہ ہے جو معاشی، سیاسی اور معاشرتی معاملات کو طے کرتا ہے اور اس پر عمل درآمد کے لئے طریقہ کار وضع کرتا ہے۔ اس ایوان کے ہم افراد ہیں اور ہمیں موقع دیا جائے۔ ہم سے اگر مشورہ نہیں لینا چاہتے اس کے باوجود بھی ہمیں کم از کم اطلاع دی جائے اور ہمیں جتایا جائے کہ کیا کیا جار ہا ہے۔ جیسے کہ میرے فاضل دوستوں نے یہ کہا ہے کہ یہ اقتصادی پیکیج کافی سخت اور بہت بڑا پیکیج ہے جس سے بہت لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سیاسی جماعتوں اور عوام میں کافی کھلبلی مچی ہوئی ہے اور لوگ اس پیکیج سے کافی پریشان ہیں۔ یہ بات ہم مانتے ہیں کہ جب وزیراعظم صاحب تشریف لائے تو یقیناً خزانہ اس قدر خالی تھا کہ ان کے لئے روزمرہ کے معمول کے حالات کو چلانا بھی نا ممکن ہو چکا تھا اور انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی ذات کے لئے نہیں یا کسی ذاتی وجہ سے نہیں کیا بلکہ قومی اور ملکی مفاد کو مدنظر رکھ کر کیا۔ ہم یقین سے یہ کہتے ہیں ہمیں اس بات میں یقین ہے لیکن وزیراعظم صاحب کو میں یہ عرض کروں گا کہ جناب اگر کوئی سخت اور شدید بیمار ہو تو اس کو شدید اور سخت دوائی نہیں دینی چاہیئے بلکہ صحیح اور درست دوائی دینی چاہیئے تاکہ مرض کا علاج ہو سکے۔ اس کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ کیونکہ وزیراعظم صاحب خاصے ماہر معاشیات ہیں اور بہت ماشاء اللہ قابل اور لائق شخصیت ہیں اور اسی وجہ سے ان کو اس ملک کے لئے کیئر ٹیکر کے لئے لایا گیا۔ ان معاشی حالات کو درست کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ تو یہ جو سخت قسم کا اقتصادی پیکیج ہے اس سے گریز کریں اور حالات کو بہتر

بنائیں۔

جہاں تک میرے فاضل دوستوں نے یہ فرمایا ہے کہ وزیراعظم صاحب کافی عرصہ باہر رہے ہیں ان کو حالات کا اور اس ملک کے معاملات کا پتہ نہیں ہے اس سے میں اتفاق نہیں کروں گا کیونکہ آج کل کمیونیکیشن کا دائرہ اتنا مختصر ہے کہ اگر انسان دھیان رکھے اور اس قسم کی قابل شخصیات جب کوئی دنیا کے کام کرتی ہیں تو ان کا دھیان ہر طرف ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کے لئے یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے کہ اپنے ملک کے حالات کے متعلق وہ نہ جانیں۔ وہ ایک ایسے عہدے پر فائز تھے کہ وہاں پر ان کے پاس ملک کی ایسی سکیمیں آتی ہوں گی جن سے اس ملک کی معاشی حالات اور پوزیشن کا ان کو علم ہوتا ہوگا اور اس کے مطابق میرے خیال میں اس بات کی خاصی واقفیت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی مشکل اور کسی مصلحت کے تحت انہوں نے یہ پیکیج کیا ہو وہ اس پر نظر ثانی کریں اور مہربانی کرکے اس قسم کے پیکیج دینے سے پہلے اس مقدس ہاؤس کو اپنے اعتماد میں لیں اور ہمیں کم از کم موقع دیں کہ ہم ان کے گھر کے اس پارلیمنٹ کے افراد ہیں۔ جبکہ آدھی پارلیمنٹ الیکشن میں مصروف ہے ان کی بھی کافی حد تک ہم پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ہم سے اگر مشورہ نہیں لیتے تو ہمیں کم از کم بتائیں ضرور۔ شکریہ!

میڈم قائم مقام چیئرمین: احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ نگراں وزیراعظم صاحب آج ہمارے ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔ میں اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی پاکستان نیشنل پارٹی کی جانب سے انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ گو کہ مجھے اور میرے ساتھ بعض دوستوں کو یہ اعتراض ہے کہ وزیراعظم صاحب کافی دیر بعد (دو مہینے بعد) ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ دیر سے آئے ہیں اور درست آئے ہوں گے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لیتا۔

جہاں تک اقتصادی پیکیج کے متعلق رائے کا تعلق ہے۔ میرے دوستوں نے جو رائے کا اظہار کیا ہے میری رائے بھی وہی ہے۔ میرا یہ ایمان ہے کہ یہ نگراں حکومت کا کام صرف اور صرف الیکشن اور صاف شفاف الیکشن کرانا ہے یہ ان کا کام نہیں تھا کہ نیا اقتصادی پیکیج دیں اور عوام کو اتنے مسائل سے دو چار کریں۔ بہر حال اس پر میں زیادہ وقت نہیں لوں گا آنے والی جو حکومت آئے گی اس کے ساتھ ہم انشاء اللہ اس مسئلے کو اٹھائیں گے ۔ میں ایک بار پھر وزیراعظم

صاحب کو اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

Dr. Bisharat Ellahi: Madam Chairperson, I join my colleagues to welcome the honourable Prime Minister to this House but it would have been much better if he had found time much earlier. We have been in session for nearly three weeks now. The Prime Minister, during these three weeks, in his wisdom chose not to come here and made announcements on the television and on other forums. It is a little surprising to me because he spent the best part of his life in a country which takes a lot of pride in being a democratic country and I was there very recently, spent about 3 weeks over there and I could well imagine how a democratic institution works over there. Even the President of the United States, who we perceive to be the strongest person in the world today, is a very weak man in his own democratic set up. He has to take the Congress alongwith him which means the House of Representatives or the Senate and while we were there to put it very mildly both the Congress ant the Senate.

"سینٹ نے کلنٹن صاحب کے ناک رگڑ وائے"۔

before the budget was passed and here we are that the honourable Prime Minister, in his wisdom choses not to come here and not even to announce his package over here. He should have come over here, he should have announced his package over here. He should have invited us to debate on the package before he had put into force. I take very strong exception to this.

وہاں پر انہوں نے صرف چھ سات سنٹ پٹرول کی قیمت بڑھائی تھی۔

and the petrol even today is the cheapest in the world, I suppose in the United States; it is around a dollar a gallon. لیکن انہیں دشواری ہو رہی تھی۔

How to say this in the public; six to seven cents a gallon and here we are where the currency has been devalued, where the prices of all the utilities, that you can

imagine, have been pushed up and yet we were not taken into confidence.

اعتماد تو دور کی بات ہے کم از کم یہاں آکر اعلان کرتے پھر تو بات بھی تھی ۔ ہم بھی اس پر بحث کرتے اور consensus کے ساتھ اگر معاملات چلتے تو اس وقت جو اپوزیشن ہو رہی ہے اور اپوزیشن بجا طور پر ہو رہی ہے ۔ کسی کے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں۔ The poor people of this country have been hit hard and they have been hit very hard. To put it very briefly I would say. یہاں پر اقتصادی پیکج جس کا نام لیا گیا ہے۔

It is more of a shot gun therapy. They have used everything in their arsenal on pakistan and yet I have to see a country where all these measures have succeeded eventually. America has been in crisis for the last 5 years. وہاں پر یہ تجربے کیوں نہیں کئے گئے ۔ When I say shot gun I mean کوئی نہ کوئی شیل یا ٹکڑا یہاں آکر لگ جائے گا ۔ This is a medical terminology where doctors who do not know their job, they give 3 or 4 anti-biotics at a time. کہ شاید ان میں سے کوئی نہ کوئی anti-biotics جاکر بیماری پر اثر کرے گی یہی حال ہمارا ہوا ہے۔ کرنسی devalue ہو گئی ہے سارا کچھ ہو گیا اس کے بعد utilities کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ utilities کی قیمتیں خدارا! آپ کہہ رہے ہیں ایکسپورٹ پرائس بڑھا رہے ہیں۔ By the cost in the increase of the utilities the advantage that we would have had by devluing our currency has already been offset. آپ کی کاسٹ آف پروڈکشن بھی بڑھ گئی ہے ۔ One can speak at length for hours on this issue but I would request through you and through this House the honourable Prime Minister to reconsider. کم از کم یہ جو لوگوں کے گلے میں پھندا ڈالا ہے اس کو ذرا ڈھیلا کردیں تا کہ لوگ یہاں پر کچھ سانس لے سکیں۔

Madam Acting Chairman: Commandar Khalil Sahib, as independent.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Madam Chairperson, thank you very much . I welcome the Prime Minister in this august House. In the first place, anybody

who can come out with reforms like these, has to have political determination, free of all and any pressures, a sense of acute responsibility, patriotism and self-lessness, professional competency and absolute grip on economics, an excellent and rational view, high sense of priorities, a total disinterest in ethnic and class distinctions and I hope that the Prime Minister has all this. The speech of the Prime Minister was an exposure of harsh realities to this nation for the first time from the normal sop fed to them in this country.

The reforms, " he said," are meant to give the people what they deserve but what they have been denied so long. Now, in order to sort out the ills of this country, he himself and his government has embarked upon overhauling the political, socio-economic system. Now, in order to do that, to overcome this economic choas, he came out with heavy taxation which has resulted in high prices and the major populace, particularly the middle class and the lower class were affected. Now, I understand that when a surgery is necessary and you have to cut a part, you do cut it and the pain is felt in the adjoining regions but then the pain-killers are given, the sedative is given till such time the wound heals and the pain subsides. I am afraid that not enough relief was given in this case I wish that they had, prior to this, put up some kind of price control in the markets. Then they should have come out with the these reforms and it would have really helped.

Now, coming to the package itself, and I shall be very brief. The package is an excellent package albiet it is an incomplete package with regard social problems that we have , it deals with economics in detail but I wish it also delt with corruption which exists in this country. It has gone into every single limb of this country.

Accountability I wish that they should take up the accountability issue. I wish that they go into drug problem. "I think they are doing something about drugs." Gun control should be more effective. All kinds of automatic, semi-automatic, prohibited bore should be banned and this should be done before the elections. Implementation of law, we have all sorts of laws in this country dealing with everything but no body can implement it. I wish that they do something about that.

Correct use of police- police has been used in all sorts of duties. Lining road side, giving protection to the Embassies no where in the world it happen. Giving protection to the Ministers and bureacrates, this has to be stopped and the police should be used to implement the law. Which is one reason that we cannot implement. We have another problem. We have relegious institutions turning into masonic clubs which is a very dangerous trend. Madam, it is going to produce a state within the state and I don't think it is right. I think something has to be done by this Government before they go. Because they can do it since they have no mandate. They have the complete freedom. Laws of defaulters, as I said early in the morning also, should be uninversal and it should be employed to all those who were taking public money at the public cost in millions and millions of rupees. Thank you very much.

Madam Acting Chairman: Now, the Prime Minister of Pakistan would like to give a statement.

Mr. Prime Minister: Madam Chairperson, I feel a great deal of emotion as I address this August House. I have a profound sense of respect for this House which is an integrate part of our democratic system. I feel honoured

to be here with you today and I am deeply grateful that you give me this opportunity to talk to you. As a child growing up in Pakistan I could not have dreamed that one day I shall be talking to the highest House. People have talked about the facts that I have been outside the country and that is true but someone said that I had spent the best part of my life outside: that is not true. I have spent half of my life and the best part of my life in this country. I grew-up in this country. I have my roots here. My family has made what many others had done. They have shed blood for the independence of this country. They had given everything that they had in order that we could achieve independence. My family has converted more non-mulims and brought them into Islam. I say that we have tremendous pride in almost any other families perhaps today in this country. I say that and I mention that fact because I am proud of it. Because it is a part of my heritage, it is a part of what makes me today what I am.

You have talked about my mandate and I show you that the highest most important item on my agenda of work is the elections. There is nothing more important thanthat and as I pledge to you as I have said again and again that come what may we will hold elections on the appointed dates. By God's grace, " Insha Allah ", we will have an elected government and this government will not stay a day more than necessary, an hour more than necessary, a minute more than necessary.

I want to talk to you about the agenda, you call it an economic package, the economic measures we have introduced. There has been a lot of criticism of some other things that we have done. And it is absolutely true that you must have an answer as to why was that necessary. And I will try to tell you a little bit about that today, in more detail than I have done before. But before doing that,

let me make an announcement.

The Chairperson, Dr. Panezai has brought to my attention the important problems that the Senators have faced about " *Taamer-e-Wattan*" funds. She is a very strong advocate. She has, indeed, made a very strong case that something should be done about it. And I am very pleased to annouce to you that the funds will be released relating to the allocations for 1992-93. All the allocations in 1992-93, I must tell you, I do not share the same enthusiasm that some of you have expressed for this particular programme. This programme has been made an instrument of political patronage and you know that and I know that. I am not saying that the funds were necessary misused. But you know that different government have made different allocations to different members at different times. If that is not a proof of political patronage and political influence then what else is it? In making these allocations for 1992-93, we will allocate uniform amount, a fourteen million , to everyone. Later on the elected government can make its own decisions with respect to the rest of the programme. The only qualification that I will make is that the funds will be available to all Senators who are not contesting Assembly Elections. That is the only qualification that I would make to this particular point. Sir, let me turn now to the issues which have caused you a great deal of concern. Why was this economic package introduced? Please give me and my colleague some play, some sense of justice as well. Do you think that we made that decisoin easily? Do you think that for any government that is going to be there for two- and-a- half month, at the most three months, that it wishes to take on the burden of making unpopular decisions? Do you think I would like to add that burden to myself? Do you think I like the idea that basic necessities would increase in price? At least , give me this much that

after having worked in the field of economics and in the field of politics and after having worked all over the world and after having worked with every government in this country for the last thirty years intensively there has not been one Finance Minister in this country that I have not worked with intimately and not helped in one form or the other in trying to have development in Pakistan. Do you think that I would make that decision rightly?

When I took over on July the 18th, I recognized that this was not an ordinary situation. I recognized that this country was facing the most serious financial crisis that it has faced in my view in its entire forty previous years. This country's economy was ready for a total financial collapse. You talked about the increase in the prices of petroleum and wheat. We were faced with a situation where there would have been a total stop to any imports of petroleum and wheat because there was absolutely no money to finance this. I faced a situation when there were not only no reserves, so very few reserves but there were reserves only in name. The short-term debt of this country was so large that there was not earthly way where we could meet our liabilities over the next six months. We would have been declared a bankrupt and an insolvent country. And do you know what that means? In the short run, it is military strength that determines our security but in the longer run it is economic strength that determines our security and our independence and we were in a situation where we would have been subjected to dictation from abroad. We would have to make handout in order to get the things that we need, the basic necessities that we need. Even now I did not speak that clearly at that particular time because I said if I spoke at that time in those terms, there would be such an erosion of confidence that what little capital we have inside the country it will flow out of the country and,

therefore, we will be in even a worse position than we were at that particular time.

There were three parts of that crisis. The most important part was the foreign exchange crisis. And essentially without giving you figures, because you will know the figures later on in due course. Our short-term debts and our short-term liabilities which were due either any moment or within 30 days or within a very short period of time, when it was so large that there was absolutely no way that we could meet those liabilities. What were the option that we had? We had a limited number of options and we decided to exploit all of them. We did adjust the exchange rate.

You are quite right, we undertook the devaluation. When I looked at the trade situation for the previous five months, exports have been declining. Declining not only in relation to the previous month but declining in relation also to the previous year. Imports have been increasing, not by a modest amount by in enormous amount every month for the previous five months. Now, the feeling here was that this was mainly due to the fact that we had a bad cotton crop. This was mainly due to the fact that our rice crop was in difficulties and was true, but I took the cotton crop out and I took the rice crop out and the exports were still declining. Then, we looked at the imports, and the feeling was again, quite rightly, that one of the biggest items and it was yellow Taxis Programme. We has spent 750 million dollars on the yellow taxis programme. That is more than the Federal Government spent on health, on social welfare, on many other so-called good things for developing the people. Of course, it is a good programme. It gives employment to a lot of people. It is nice to have taxis, I am not denying that. The issue is one of priorities. Is it worth spending that much money on this kind of programme? There was another 700 million dollars in the pipeline of

orders. But the problem was that our exports and imports even apart from that, we are showing a trend which was un-happened. And I looked at the situation and found that in some of our manufacture commodities because in case of cotton and so, what we do, does not matter. There are international prices for those commodities and we will sell them at what we have the international prices. But that even in the manufacture commodities, we were loosing ground. India had devalued by much more than we have. China was a very strong competitor. The other for Eastern countries were very strong competitors. And should I let the Indians basically capture the market away from us? So, we did the devaluation.

We also suspended the yellow taxis programme not because I dislike the programme. If we had a lot of money and if in future we have a lot of money we will start something like Yellow taxis programme again. But this was not the situation in which we could meet our debts. We did not even have money to honour our letter of credit for trade. That is what I mean when I say that your imports would have come to a standstill. You would not have been able to buy any petroleum. Then I looked at the situation in our budget and I found it totally out of control. Whether it was a Federal Government or it was a Provincial Government, every one of them was running over-drafts with the State Bank which may not double the amount that they were allowed, not tripple the amount that they were allowed, they were sometimes 10 to 20 times the amount that they were allowed.

Somehow, in the previous few months, all discipline has vanished. Our inflation rate was already around 9.3 close to 10% if this has been allowed to go on our budget deficit which was projected at Five and half percent in our budget.

The way in which the expenditure was running at that time would have been almost twice as large if it had been allowed to continue. So, we immediately met with the Provincial Governments and I must say that all the Provinces responded to re-establish financial discipline. Reason, why I have decided that we should make the State Bank of Pakistan as an independent institution is because they should not be subjected to the tyranny of politics. They must not be subjected to a situation in which our money becomes unsound, where people will not accept pakistan's rupee; what kind of a country will it be! We cannot go anywhere because no one thinks our money is of any good and we cannot even buy foreign exchange at a reasonable rate and that is what happens if you allow the Printing Press to roll on and if you every time want to spend money you are not prepared to raise it through taxes, you are not prepared to raise it through the savings of the people but you just want to put another inflation tax on the poor people. It is easy to do. It does not even come before this august House. You don't have to pass an Ordinance which says that to come at nearly duress the State Bank of Pakistan and they give you more credit and you will get a bad money and a bad name for the country.

Now, look at our utilities. Of course , nobody likes to pay more for electricity or for gas but how many times do our utilities breakdown? I think someone said this has increased the cost of production. Do you think your cost of production is helped by the breakdowns that occur? I was in Blochistan and they told me that in everyday there were about 10 to 20 times that electiricty broke down. Is it possible for someone to produce under those circumstances and why is this? of course, a part to inefficiency which is endemic in many of our institutions. In part frankly it is a corruuption but there is still the fact that there

has been no investment, they have not so adequate investment with some of these facilities and what I found was that there were loans that have been given by outside institutions, perfectly good loans, repayable in 20 years to develop these utilities by the Asian Development Bank, by the World Bank but the loans were not being disbursed. Why the loans were not being disbursed? Because there were conditions that these governments had accepted and our government had accepted which said that they would raise the rates of these utilities so that they could have enough money to make some investment and service the loans in perfectly appropriate conditions. But since those conditions had not been observed, these loans were stuck. What we have done in so far as the utility rates are concerned is no more than the commitments had been made by previous government and not observed. I have not increased in any case even slightly the rates more than what was required by those commitments so that we might at least appear the kind of a government that when it makes, gives a word, it will execute that word. We must also get these loans again to disburse and make new investment in these utilities and that is what I have done.

Now, Sir, the most difficult question of all is the price increase. There is no question, whatsoever, that after this was announced that the prices in many cases short down. There was profiteering and if I may say that because of the type of statement made by many people cared the business and trade even more and gave them encouragement to take advantage of the situation. In several important cases, those price increases have been rolled back. Let me give you concrete examples of those. There are three commodities for which we increased the price through either levying duties or changing the procurement price and one commodity in which we have reduced the price although no one has taken

notice of that. Wheat and vegetable iols, these are the two commodities, in the case of wheat we have increased the procurement price but that does not affect the Aata price and immediately, of course, tha Aata price was raised. We have rolled it back and there is no place today, the flour Mills Associations have confirmed it that there is no increase ; where there is any increase more than five paisas that is because of they asy , it takes into account with petroleum increase. And in most places, in the Juma Bazars, in the Utility Stores, in all of those places the price is unchanged and will remain unchanged of Aata. In the case of vegetable oils, the price increase in the private sector is Rs. 2.50 paisa per kilo. It is less, in fact.

Then, the increase in the duties as has taken place, because they still have stock on which there is not much justification to bringing about any increase. But think of the reasons why we have done this. I just explained to the foreign exchange situation of the country and we spent 3,000 crores last year on the import of wheat and vegetable oil. Can you really tell me that this country cannot grow wheat to feed its people? We must go and import wheat from outside. Can you really tell me that if India, in the last five years , can increase its vegetable oil production by three times, why we cannot do that? We need to spend those 3,000 crores and give it to foreigners and not to give it to our own Pakistani farmers. So, please, believe me that this is a task of national reconstruction.

Let me turn to the question of petroleum, which is the hardest. It is the hardest of the whole lot. Because energy and petroleum get into every type of production and, of course, I know that and, of course, I am conscious about the fact that this is going to bring about the price increase in many areas, and,

therefore, I must not do anything that would disturb the balance. But, do you know how much we spend on the import of the petroleum? We spent 4,500 crores on petroleum import last year and every expert that has looked into Pakistan says, we have petroleum and gas bearing rocks structure. Do you know how much India has increased its petoleum production. It has increased this almost 25 times over the last fifteen years and India has nothing comparable in terms of rock structure that we have. Our rock structures are much more similar to the Middle Eastern oil wealth. The problem is that we don't get people to come here and explore and invest in petroleum production because we have kept the prices of petroleum lower than the international price for a long period of time and therefore there is no profit. It is because the people don't like Pakistan and we cannot do it ourselves. We have to get foreign investment, to get into the petroleum field. It requires so much investment, so much money that it is not within our resources and it requires technology. All we have done in the case of petroleum is to bring the level of petroleum price 10% increase to international price level.

There is a second problem. Had I not done that, it would have added 450 crores of rupees to the budget deficit because that would have been the difference between importing petroleum at the international price and subsidizing it. If I had not done that, what would have been the result of that on our budget? Well, in any event, what I would like to say now is what has been the result? Basically, I felt that even though we could take some other measures, we have taken, even though we had devalued, even though we stopped yellow taxis programme, even though in the budget itself we stopped some of the more expensive projects or at least slowed them down, nonetheless this was not

enough. The problem we faced was so serious that we had to go and get some emergency assistance from the World Bank and the IMF. I don't particularly want to go to the IMF. I fully believe in a policy of self-reliance. Faced with this kind of situation in which there was no way that we could meet our obligations, we would default in our obligations. There was absolutely no way than go and try to get emergency assistance from the fund in the Bank. We have done that. I assure you that the area of our discussions with these institutions was very narrow. All of these, the increase in the price of these commodities were never discussed with the fund in the Bank. Many of the other things that we have done in the programme were never discussed with them. I don't think it is any of their business. We are perfectly aware that devaluation was never discussed with them. So, the idea that they have dictated anything to us, I want to disillusion you about that. What we have done rightly or wrongly, has been done because we felt that it was in the national interest to do that, because we felt that without that the very ecomomic and political integrity of our nation would be in danger. That was the sole guiding reason and guiding light for our decisions. Let me tell you, it is too early. It is only five to six weeks-five weeks in fact since we had taken these measures, but the results already are very promising. I do not have final data. You will have it within next 2/3 weeks but the trend in our export and in our import has already moved in the right direction. Our reserves have shot up in 5 weeks time, our reserves are two and half times what they were when we took over. I can tell you taday with what little expertise I have but I can say it with all the confidence that in other 5 weeks, when this Government will finish its mandate, we will leave a legacy to the next elected Government, where there will be no crisis. We will not have solved all the problems of this country,

nor can we presume to do that but we will leave a legacy that will not cause them fear. We will leave a legacy in which this country will be economically seen as viable and strong. We will leave a legacy in which no one will consider that we are dependant on the outsid world and we will leave a legacy of dignity and of honour in meeting our debt obligations to the rest of the world and we will leave a legacy which will be strong. We will do that because we will be able to demonstrate that if we are prepared, even if the period is short, to work honestly, to work with integrity, to work for the final glory of our country; that no foreigner can stop us, that is the spirit with which we want to work for the nation.

I have been told about the fact that not only must we take these policy measures but we must try to do something about that cancer that is eating into our society; the problem of corruption, the problem of inefficiency, the misuse of public assests. I assure you that againg, in a very limited way, we are going to do everything we can, we are going after the tax evaders and we will make sure that we will take steps without harassing them, we will take steps that are legal, we will attach their property and we will take legal action against the biggest defaulters. We will also try to take action against our own department, against people in the government because things like that do not happen wihtout collusion, so we will look.

اپنے دامن کو بھی دیکھیں گے ہم۔

We will look at our own selves and we try to follow it up. We are already following the largest people who are not paying their bills. The interesting thing is that the largest offenders in this respect are the government departments themselves. This seems to be a nice way through which you can change your budget allocations. If you don't pay your bills, then people would not stop you

people, your electricity and so forth. More discipline is needed within the government itself, so we are looking at some of those issues.

You have already talked about the defaulters, we have already taken action, we will pursue that particular point. We will make sure that the banks do follow us in these matters within the framework of law. We must not do anything ourselves that is not fully legal, not fully fully within the framework of law but within that we will pursue with great energy and so forth. It was mentioned earlier what are we going to do about the poor people, to the poor people to have this paticular burden alleviated. I did annouce an increase in the minimum wages that is modest. I recognize it but that increase in the minimum wages will be spread to the whole private sector. We have also, of course, increased the wages in the lower scales of government servants as well which will cover all the employees of Federal Govenment and the Provinces. What I am now trying to work out is a practical scheme that can be put into operation quickly that will increase, greatly increase and expand the foodstamps and provide the poorer segments of society access through utility stores, through other types of stores to some of the basic commodities at discounted prices. So, that they do not feel the burden as much. Within the next few days that scheme will be announced and will be in operation. But I can tell you that to protect the poor people what we need to do and what is much more important is we need to turn the whole machinery of the government in such a way that it redresses the problemes of the poor people; that is the first and the foremost objective.

When I gave you the figure that we spend on the yellow taxis programme greatly exceeds what the Federal Government spends on health and social welfare. That is only one indication. I have diverted resources. The

savings that are made by cutting on some large investment programmes will go into education, will go into health, will go into some of the programme of the Government which affect the poor people. And I think that must become the mandate of any new government. I strongly urge the new elected government when it comes to change its priorities to invest in the people of Pakistan because that is the most valuable investment which we can ever make.

Finally, I am taking more time than I had hoped and I had thought I would but let us not compare ourselves with other countries in the world. I think one honourable Member of the House talked about the United States. It is futile for us to compare ourselves with the United States. The United States has a kind of resources and the kind of international power that it can commit many mistakes and make others suffer for it, not suffer for it itself but make others to suffer for it. We do not have that luxury. If we make mistakes, if we deprive our people of their wealth, it is our people who are going to suffer. If we do not build a system in this country in which everyone can have access to the great riches that this country can provide. We ourselves must blame ourselves. We cannot afford the mistakes of others. I think what we ought to ask ourselves is that we have a country compared to many other countries, is rich in resources. We have some of the most enterprising people in the world. When I go to other countries and I see Pakistanis working there and struggling there and making a success of themselves I am proud of what they achieve there. You ask yourself why don't they do it here. If they can succeed in Africa, if they can succeed in Europe, and if they can succeed in United States, then why don't they do better here, and I tell you the reason, why? Because we let them, because we have put a government which instead of helping our people frequently strangles them,

strangles their initiatives, that is why.... But if the government truly becomes the servant of the people, if the government has a mission that the only commitment that it has is to serve the people, then I can tell you that Pakistan's future will be bright. The government truly become the servant of the people. It is the Government which has a mission that the only commitment that it has is to serve the people. Then, I can tell you that Pakistan's future would be bright.

Finally, at the end, I thank you very much. As I said, I have never hoped, I have never dreamed that one day I will be talking to the highest legislative body in the land. I am deeply honoured. All I can tell you is that I may do wrong things, but I will do that with all the honesty, with all the dedication, with all the consience and I will only do it if I think it to be in the interest of the country. So, I am fallable, but my colleges will do their best and we need you help. Thank your very much.

Madam Acting Chairman: Thank you Mr. Prime Minister.

ADJOURNMENT MOTION

(i) RE: INCREASE IN THE PRICES OF MEDICINES.

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

محترمہ چیئرمین پرسن صاحبہ! کل میں نے مختصراً اس تحریک التواء کو introduce کر دیا تھا۔ اس کا تعلق pharmaceuticals Drugs یا ادویہ کی قیمتوں سے ہے۔ جو معلومات میرے پاس ہیں۔ اور جسے میں نے Adjournment Motion کے ساتھ منسلک بھی کیا ہے۔ اس سے ہمارے سامنے یہ متضاد بات آتی ہے کہ ایک طرف حکومت یہ کلیم کر رہی ہے کہ اس نے ادویہ کی قیمتوں میں اضافے کی اجازت نہیں دی ہے اور دو بیان ہیں جس میں ایک میں کہا گیا ہے کہ ۵ فیصدی تک اور دوسرے میں کہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ فیصدی تک ادویہ کی قیمتیں بڑھی ہیں لیکن دوسری

طرف پریس رپورٹس ہیں، Pharmaceuticals Associations کے بیانات ہیں اور میرے پاس ایک درجن سے زیادہ تار، خط، میموز Pharmaceutical Associations کی طرف آئے ہیں جن میں انہوں نے بتایا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ غیر معمولی ہوا ہے اور کچھ کیسز کے اندر سات سو فیصدی اور نو سو فیصدی تک اضافہ ہوا ہے ۔ مجھے یہ معلومات بھی دی گئی ہیں کہ کس طرح ایک ہی چیز پاکستان میں ایک دام پر بک رہی ہے اور ہندوستان میں اس سے ایک چوتھائی بلکہ one-sixth قیمت کے اوپر بک رہی ہے۔ یہ چیز بھی میرے سامنے لائی گئی ہے کہ اس اضافے کے بعد Counterfeit Drugs اور Elements یہ ایسی دوائیاں جو Life saving ہیں لیکن Counterfeit شکل میں لائی جارہی ہیں جس سے انسانوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ یہ وہ تمام حقائق ہیں جن کی بنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے اوپر ایوان کی معمول کی کارروائی روک کرکے بحث کی جائے۔

دوسری بات ذرا میں ایک پوائنٹ اور کہہ دوں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے کہ یہ کوئی تسلسل یا مستقل مسئلہ ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جو پچھلے دو مہینے کے اندر واقع ہوئی ہے اس لئے اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ recent نہیں اور اس کا تعلق ڈائریکٹلی گورنمنٹ کی Pharmaceutical Policy سے ہے جو مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تو اس بنا پر وہ تینوں دلائل جو ضروری ہیں کسی Adjournment Motion کے قبول کئے جانے کے لئے بدرجہ اتم اس معاملے کے اندر موجود ہیں۔ اس بنا پر میں چاہوں گا کہ جناب والا! اس کو ایڈمٹ کیا جائے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، منسٹر فار ہیلتھ! آپ دیں گے جواب؟ جی عبدالشکور السلام صاحب، منسٹر فار لاء۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam: The Minister is not here and I would request that this may be deferred and taken up in his presence.

میڈم قائم مقام چیئرمین،یہ جی وہی منسٹر ہیں۔ جنرل---

پروفیسر خورشید احمد، محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! وزیراعظم صاحب بھی موجود ہیں یہاں اس وقت، کیا میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات نہ کہوں کہ آج ایک نہیں، ایک درجن سے زیادہ issues کے اوپر یہ بات کہی گئی ہے کہ متعلقہ وزراء موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ہم نہیں لے

سکتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ غالباً ۵ تاریخ کو یہ سیشن prorogue ہو رہا ہے اور اگر یہ بات درست ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ سارے Adjournment Motion جو اہم مسائل سے متعلق ہیں، وہ سوالات جو ایوان میں اٹھائے گئے ہیں محض اس بنا پر کہ متعلقہ وزراء تشریف نہیں لائے ہیں ان کا جواب نہیں دیا جا سکا اور پھر اگر سیشن prorogue ہو جاتا ہے تو اس کے معانی یہ ہیں کہ آئندہ دو تین ماہ کے لئے یہ چیزیں موخر ہو جائیں گی تو یہ صحیح نہیں ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو یہ میں ڈیفر کردوں پانچ تاریخ کے لئے ؛

پروفیسر خورشید احمد، پانچ کے لئے آپ شوق سے کر دیں لیکن وزراء سے یہ بھی کہیں کہ کل بھی ڈیفر ہوا تھا آج کے دن کے لئے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، تو یہ پھر آپ ذرا assurance دلا دیں کہ اس دن Minister concern جو ہیں وہ دستیاب ہوں۔

Mr. Justice (Retd.) Abdul Shakurul Salam:I Will make it sure that he will be available.

میڈم قائم مقام چیئرمین، شکریہ جی۔ ایک اور آوٹ آف دی ٹرن تحریک التواء ہے نمبر ۷۶،

ڈاکٹر محمد ریحان ؛جناب والا! میں request کروں گا۔ میں نے کل بھی اس پر stress کیا تھا۔ یہ انسانی مسئلے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ بڑا ضروری ہے۔ جناب والا! اس کا نمبر ۱۸ آتا ہے۔ آپ سے میری درخواست ہو گی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر ریحان صاحب آپ لوگ اہم issues آوٹ آف ٹرن لاتے ہیں تو یہ کافی-------

ڈاکٹر محمد ریحان ، میرے خیال میں اس سے زیادہ important کوئی نہیں ہو سکتا۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، یہ آپ کی نظر میں ہوگا لیکن باقی سینیٹرز نے جو اکٹھا دستخط کیا ہے۔ That is Adjourment Motion No. 76. ان کے ہیں سید فصیح اقبال صاحب، ڈاکٹر محمد ریحان صاحب، سید حامد رضا گیلانی صاحب اور پروفیسر خورشید احمد صاحب۔ تو میرے خیال میں آوٹ آف ٹرن اس کو لے لیتے ہیں کیونکہ---

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، یہ آپ کے ہی دستخط ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میرے دستخط بے شک ہیں لیکن اس معاملے سے زیادہ سنگین مجھے یہ نظر آتا ہے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، ایک آپ کا ہے۔ میں ہاوس کی sense لے لیتی ہوں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میرے خیال میں یہ زیادتی ہو گی جی۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، پورے ہاوس سے اس کے بارے میں سینس لیتی ہوں۔ کیا ہاوس اس پر agree ہوتا ہے کہ میں آوٹ آف ٹرن یہ issue لے لوں؟

ڈاکٹر محمد ریحان ، پورے ہاوس کی آپ بات کر رہے ہیں۔ جب ہماری باری آ جاتی ہے تو پورے ہاوس میں دوسروں کے لئے پھر وہ ہاوس کا نہیں لیتے ہیں۔

میڈم قائم مقام چیئرمین، جناب کیا ہاوس agree کرتا ہے جی ؟

پروفیسر خورشید احمد، پہلے موشن تو لے آئیے ناں ؟

میڈم قائم مقام چیئرمین ، یہ جو موشن ہے نمبر ۷۶، آپ موو کریں سید فصیح اقبال صاحب۔ آپ ذرا تشریف رکھیں پھر ہاوس کا sense لے لیتے ہیں اگر وہ ایگری ہے تو پھر----- جناب فصیح اقبال صاحب آپ موو کریں نمبر ۷۶۔

(II) RE:TERMINATION OF SERVICES OF AD-HOC EMPLOYEE OF SPECIAL EDUCATION INSTITUTIONS.

Syed Fasеih Iqbal: It has been reported in the daily "Pakistan " dated 31-8-93 that the Caretaker Government has decided to terminate the services of the ad-hoc employees of Special Education Institutions. The decision of the Government is in violation of the previous assurance given by the Government on

the floor of the National Assembly as well as Senate. This decision of the Government has created resentment among the ad-hoc employees of the Special Education Institutions.

I, therefore, move that the motion may be discussed after adjourning the regular business of the Senate in the House.

I also move that this adjournment motion may kindly be taken, out of turn.

Madam Acting Chairman: If the House agrees, we can take it out of turn.

کتنے لوگ اس پر agree ہیں جی؟ ڈاکٹر ریحان صاحب آپ اپنا move کر لیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان : میں موو کرتا ہوں تحریک التوا، نمبر ۱۸۔

(III) RE: PAKISTANIS MOORNED IN KUWAIT AND IRAQ DURING DESERT STORM OPERATION.

میڈم قائم مقام چیئرمین، تحریک التوا، نمبر ۱۸۔

Dr. Muhammad Rehan: I humbly submit seeking leave of this honourable House that it may adjourn its routine proceedings and take up this important issue for discussion, that is,

a sad news has appeared in the daily " Frontier Post " Peshawar on 2nd August, 1993 that a large number of Pakistanis who got either moorned in Kuwait or Iraq during the operation Desert Storm are rotting in the Jails of the above mentioned countries uptil now and their families are facing untold miseries.

The matter concerns Federal Government. It is a human problem and has been brought to limelight most recently.

I, therefore, beg leave of this August House to suspend its routine

business and take up this very important issue for discussion.

Madam Acting Chairman: Dr. Sahib in my opinion, this one is the most important, because the people who are inside the country.....

پروفیسر خورشید احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد! پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد: محترمہ چیئرمین صاحبہ! اگر آپ اجازت دیں۔ دونوں مسائل ایسے ہیں کہ جن کو dispose of کریں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے دونوں اپنی جگہ اہم ہیں۔ یہ ایڈہاک ملازمین کا مسئلہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس کے بارے میں ماضی میں بھی بحث ہوئی ہے۔ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکومت کو لوگوں کو بے روزگار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلاشبہ اگر surplus ہیں تو ان کے absorb کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ بجائے اس کے کہ وہ بے روزگار ہو جائیں۔ تو اس بناء پر اگر حکومت اس بارے میں ایک پالیسی بنا دے۔

میڈم قائم مقام چیئرمین: اب آپ آپس میں decide کریں جی۔

پروفیسر خورشید احمد: میں راستہ بتا رہا ہوں۔ قاعدہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم بحث میں جائیں۔ ہم وزیر اعظم صاحب سے درخواست کریں کہ وہ ان دونوں ایشوز کے بارے میں----

(اس مرحلے پر نماز ظہر کے لئے اذان کی آواز سنائی دی)

Madam Acting Chairman: The House is adjourned to meet again at 5.30 P.M on sunday, the 5th September, 1993.

[The House then adjourned to meet again at five thirty of the clock in the afternoon on Sunday, 5th September, 1993]

PCPPI—4390(97) Senate—4-11-97—180.